ذکر اللہ

مصنف

نبیرۂ اعلیٰ حضرت

مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی قدس سرہ

ضیاء اکیڈمی کراچی

سلسلہ کتب نمبر ۱۴

نام کتاب	ذکر اللہ
مصنف	مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا ابراہیم رضا جیلانی قدس سرہ
تعداد	۱۰۰۰
ضخامت	۴۸ صفحات
سن اشاعت	جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ، بمطابق جون 2008ء
قیمت	/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی اور لاہور۔ فون: 2212011

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی۔ فون: 2217776

علمی کتاب گھر، اردو بازار، کراچی، فون: 2624097

مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 4926110

مکتبہ رضویہ، گاڑی کھاتہ، آرام باغ، کراچی۔ فون: 2627897

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی۔ فون: 2203464

ضیاء ٹیپ کیسٹ سینٹر، نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی۔ فون: 2204048

مکتبہ برکات المدینہ، ملحق جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی۔ فون: 4219324

مکتبہ قادریہ، برائٹ کارنر، نزد چاندنی چوک، کراچی۔ فون: 4944672

مکتبہ جمال کرم، مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور۔ فون: 042-7324948

ادارہ تالیفات اویسیہ، بہاولپور۔ فون: 0321-6820890

ہدیۂ عقیدت

میں اپنی اس کاوش کو اپنے پیرومرشد، میزبانِ مہمانانِ رسول ﷺ

شیخ الفضیلۃ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ، عاشقِ ماہِ نبوت ﷺ، قطبِ مدینہ

حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین قادری رضوی مَدَنی علیہ الرحمہ

(ولادت ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۷ء۔ وفات ۴ ذی الحج ۱۴۰۱ھ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اور ان کے لختِ جگر نورِ نظر

شیخ الفضیلۃ حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن قادری مَدَنی علیہ الرحمہ

(ولادت ۱۳۴۴ھ بمطابق ۱۹۲۵ء۔ وفات شوال ۱۴۲۳ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۲ء)

کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

جنہوں نے اپنی زندگی کے پچھتر (۷۵) سال کم و بیش مدینہ طیبہ کی مہکی مہکی معطر معطر فضاؤں میں گزارے اور دنیا بھر سے آنے والے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی میزبانی اور خدمت کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنی فیضانِ صحبت اور نگاہِ ولایت سے بے شمار لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی جانب گامزن کردیا۔ اسی لئے ان سے وابستہ اہلِ عقیدت شب و روز یہ گنگناتے ہیں ؎

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں بلا   نائب غوث و رضا مولیٰ ضیاء کے واسطے
پُر ضیاء کر سب کا چہرہ حشر میں اے کبریا!   شہ ضیاء الدین پیرِ باصفا کے واسطے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد ریاض ضیائی (گوا والا)

فون: 021-5650683، موبائل: 0300-2241632

فہرست عنوانات

تعارف مفسّرِ اعظم مولانا ابراہیم رضا خان

اللھم صل وسلم وبارك عليه وعليهم وعلى المولى الكريم نور العارفين مصباح المفسرين مولانا الحاج شاه ابراهيم رضا الجيلاني رضى الله تعالى عنه وارضاه عنا۔

بہر جیلانی میاں جو پرتو فاروق تھے
امتیاز حق و باطل دے گدا کے واسطے

ولادت شریف:

آپ کی ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الآخر سن ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء بریلی شریف میں ہوئی سنت کے مطابق دونوں کانوں میں اذان و اقامت کہی گئی اور آپ کے دادا امام اہل سنت قدس سرہ نے چھوہارے چبا کر تالو اور زبان میں ملا اور آپ کے منجھلے دادا استاذ زمن علامہ حسن رضا خبر پا کر جھوم اٹھے اور بے ساختہ آپ کی زبان مبارک سے یہ مصرعہ نکلا جو مادہ تاریخ ولادت قرار پایا۔(۱)

علم و عمر اقبال و طالع دے خدا
۱۳ ۲۵ھ

عقیقہ:

امام اہل سنت، اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے آپ کے عقیقہ کا شاہانہ طور پر اہتمام فرمایا، عزیز و اقرباء کے علاوہ دار العلوم منظر اسلام کے تمام طلباء کو عام دعوت دی اور ناظم مطبخ کو اس بات کی خاص ہدایت فرمادی کہ جن ممالک یا صوبہ جات کے طلباء دار العلوم میں ہیں ان سب کی خواہش کے مطابق انہیں وطنی کھانا ملنا چاہئے۔ چنانچہ افریقیوں کے لئے افریقی طرز کا کھانا تیار کیا گیا اور ہندوستانیوں کے لئے ہندوستانی طرز کا، پھر کابلیوں کے لئے بڑی بڑی چپاتیوں اور بھنے گوشت کا اہتمام ہوا، تو بہاریوں، یوپی والے طلباء کے لئے پلاؤ زردہ اور قورمہ کا۔ اس طرح بنگالی طلباء کے لئے بدایونی

۱۔ تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۵۶

چاول کا بھات اور مچھلی کا انتظام کیا گیا۔ گویا کہ اپنی نوعیت کی یہ بے مثال دعوت تھی۔ جس کا اہتمام آپ کی ولادت پر مجدد اعظم قدس سرہ العزیز نے بہ نفس نفیس خود فرمایا تھا۔ (۲)

اسم شریف:

آپ کا عقیقہ کا نام ''محمد'' رکھا گیا۔ غالبًا یہ خود اعلیٰ حضرت نے رکھا، والد ماجد نے دین حنیف کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کا نام ''ابراہیم رضا'' تجویز فرمایا۔ آپ کی جدہ محترمہ نے پکارنے کا نام ''جیلانی میاں'' رکھا اور لقب آپ کا ''مفسر اعظم'' قرار پایا۔ (۳)

تعلیم وتربیت:

خاندان کے دستور کے مطابق جب آپ کی عمر شریف چار سال چار مہینے، چار دن کی ہوئی تو ۱۴ شعبان المعظم بروز چہار شنبہ ۱۳۲۹ھ کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے خاندان وشہر کے معزز بزرگوں کی موجودگی میں آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی اور تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم ہوئی۔ اس کے بعد اپنی والدہ مکرمہ وجدہ معظمہ سے گھر ہی میں قرآن عظیم ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں آپ نے پڑھ لیں۔

جب آپ کی عمر شریف سات سال کی ہوئی تو آپ دار العلوم منظر اسلام کے اساتذہ کے حوالے کر دیئے گئے۔ کافیہ، قدوری اور فصول اکبری آپ نے حضرت مولانا احسان علی صاحب محدث فیض پوری بہار سے پڑھیں۔ عربی ادب اور مشکوٰۃ شریف خود حجۃ الاسلام قدس سرہ نے پڑھائی۔ کتب متداولہ حدیث وفقہ کی تکمیل حضرت مولانا سردار احمد صاحب محدث اعظم پاکستان سے فرمائی۔ صحاح ستہ کی بعض کتابیں اور علم کلام دار العلوم کے دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ یہاں تک کہ مسلسل بارہ سال تک دار العلوم کے نامور اساتذہ کرام سے علوم وفنون حاصل فرماتے رہے۔ جب عمر شریف انیس سال چار ماہ کی ہوگئی تو ۱۳۴۴ھ کے جلسہ دستار فضیلت میں حضور حجۃ الاسلام قدس سرہ نے اساطین اسلام کی موجودگی میں آپ کے سر پر فضیلت کی دستار رکھی اور اپنی نیابت وخطابت سے بہرہ ور فرمایا۔ یہاں تک کہ علم وفضل، زہد وتقویٰ، خشیت ومعرفت نے پروان چڑھایا۔ آپ کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

۲۔ حیات مفسر اعظم ہند، ص۱۰ ۳۔ ایضاً، ص۱۱

قدس سرہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

''ایک وقت آئے گا کہ میرا یہ بیٹا وہابیوں، دیوبندیوں کی مخالفت میں وہ کرے گا کہ سب سے بڑھ جائے گا''

عقد شریف:

ایام طفلی میں ایک دن اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے آغوش میں آپ اور فقیہہ اجل مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی بڑی صاحبزادی دونوں کھیل رہے تھے اور اعلیٰ حضرت باغ باغ ہو رہے تھے۔ اسی ساعت سعید میں اپنے دونوں نامور صاحبزادوں کو طلب فرمایا اور دونوں کمسن پوتا پوتی کے درمیان نکاح کر دیا۔ پھر فراغت علمی کے بعد سنت نبوی کے مطابق رخصتی ہوئی۔

عادات وصفات:

آپ اپنے اسلاف کرام کے کامل نمونہ اور اخلاص کے لئے مشعل راہ ومقتداء تھے کیونکہ آپ نے اپنی زندگی کو اس مقدس سانچے میں ڈھالا تھا جس میں ڈھل جانے کے بعد مرد مومن میر کارواں بن جاتا ہے۔ جس کی ادائیں اہل دنیا کو دعوت صلاح وفلاح دیا کرتی ہیں اور جس کی عادت بھی اتباع رسول ﷺ میں روح عبادت بن جاتی ہے۔

آپ کی عادت کریمہ تھی کہ غسل کرنے کے بعد سر اور داڑھی کے بالوں میں ہلکا تیل لگا کر کنگھا فرمایا کرتے تھے اور اگر سفر یا دینی مشغولیت کی وجہ سے غسل کرنے کا موقع نہیں ملتا تو ہر ایک دن یا دو دن کے بعد کنگھا کرتے اور فرماتے تھے یہ سنت رسول ضرور ہے مگر بے ضرورت وحاجت فضول ہے۔

عام استعمال لباس میں ڈھیلا ڈھالا پنجابی کرتا جس کی آستین پہونچوں سے نیچے ہوا کرتی۔ کبھی کبھی معمولی بادامی رنگ اور چکن بھی استعمال کرتے مگر اکثر سفید کرتا پہنتے اور فرحت وخوشی کا اظہار فرماتے۔

کھانے میں روٹی، بھنا گوشت، کدو، بھنڈی، گوبھی اور ساگ زیادہ پسند فرماتے تھے، جب کوئی عطر پیش کرتا تو فرماتے انگریزی سینٹ تو نہیں ہے۔ اگر وہ شخص نفی میں جواب دیتا تو بڑھ کر عطر لے

لیتے۔ دونوں ہتھیلیوں سے مل کر سینے اور بغل میں لگاتے، عطر ملتے وقت درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے۔ دائیں کروٹ سونے کا خاص اہتمام فرماتے۔ کبھی کبھی پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت بھی سوجایا کرتے۔ سونے میں خراٹے کی ہلکی آواز ہوتی۔ تکیہ ہونے کے باوجود دایاں بازو سر کے نیچے رکھ کر سویا کرتے اگر کسی کو اوندھے منہ سویا ہوا دیکھتے تو سخت نفرت و بیزاری کا اظہار فرماتے۔ (۴)

اجازت وخلافت:

ایک دن حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ اپنے سہ درے میں فرمانے لگے کہ:

جب مولانا (حجۃ الاسلام) کا انتقال ہوا، تو جیلانی میاں یہاں نہیں تھے جب واپس آئے تو لوگوں کو ان کی خلافت پر اعتراض ہوا۔ تو میں نے کہا کہ اگر مولانا کی دی ہوئی خلافت پر اعتراض ہے تو میں نے اس کو اپنی خلافت دی۔ اب تو لوگوں کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میری اس حمایت کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی مخالفت سے باز آئے اور مدرسہ اس کے حوالے کر دیا گیا۔ (۵)

چند خلفاء:

۱۔ ریحان ملت مولانا ریحان رضا رحمانی بریلوی سابق مہتمم منظر اسلام بریلی

۲۔ جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری قادری بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ

۳۔ حضرت مولانا مفتی عبد الواجد قادری جیلانی مقیم حال ہالینڈ

۴۔ مولانا شمس اللہ حشمتی رضوی بستوی مقیم حال محلہ بھورے خان پیلی بھیت۔ (۶)

۵۔ مولانا عبد الحلیم رضوی جیلانی انکس مہا فرح پور ضلع مظفر پور بہار (۷)

۶۔ مولانا سید آفاق احمد رضوی جیلانی موضع کھاری پارماتی کندہ اسلام پور بنگال (۸)

۴۔ حیات مفسر اعظم، ص ۹۰   ۵۔ ایضاً، ص ۲۳-۲۴

۶۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ص ۱۱، بابت دسمبر ۱۹۲۳ء / رجب ۱۳۸۳ھ

۷۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلوی، ص ۱۷، فروری ۱۹۶۲ء / رمضان ۱۳۸۱ھ

۸۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ص ۱۱، اکتوبر و نومبر ۱۹۶۲ء

۷۔ شیخ المعلمین حضرت شیخ جمال اللّیل مکی

۸۔ پیر طریقت ابن الولی حضرت مولانا حافظ شاہ حُمید الرحمٰن صاحب رحمانی حامدی پوکھریروی

۹۔ حضرت الحاج الحافظ عبدالاحد صاحب رضوی علیم آبادی

۱۰۔ حضرت صوفی شاہ عبدالرحمٰن ہوڑہ مغربی بنگال

زیارت حرمین طیبین:

سن ۱۳۷۲ھ میں آپ زیارت حرمین طیبین سے مشرف ہوئے۔ حرمین طیبین کے درجنوں علماء ومشائخ نے احادیث کریمہ اوراد مختلفہ خصوصا دلائل الخیرات شریف اور حزب البحر شریف کی اجازت مرحمت فرمائی اور نسبت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی وجہ سے خوب خوب آپ کا استقبال کیا گیا۔

سیاسی بصیرت:

حضور مفسر اعظم ہند قدس سرہ اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر رہ کر مسلمانوں کی سچی راہ نمائی فرمائی۔ چنانچہ اس واقعہ کا بیان اس طرح آپ کی حیات میں مذکور ہے:

ہندوستان میں ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ انگریزوں کی دہشت گردی کی گرم بازاری تھی۔ لوگ جیلوں میں ٹھونسے جا رہے تھے، رعایا لرزاں وترساں تھی۔ لیکن آپ اس ہماہمی سے بے نیاز اور سیاسیات سے بہت دور تھے۔ لیکن تا کجے، آخر لیڈران قوم وملک نے آپ پر ڈورے ڈالے اور کسی طرح سیاسیات حاضرہ میں کھینچ لائے انگریزوں کی شدت سے مخالفت شروع فرمائی۔ سول نافرمانیوں کی راہیں ہموار کیں لوگوں کے دکھ درد میں کام آنے لگے (۹) انگریزوں نے ۴۵، ۱۹۴۶ء میں آپ کو گرفتار کرنے کی بے حد کوشش کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آپ بال بال محفوظ رہے بالآخر ۱۹۴۷ء کا تاریخی انخلاء شروع ہوا۔ جنگ آزادی کے مجاہدین سے آپ کو ہمدردی ہوگئی اور شب وروز اسی میں منہمک رہنے لگے، انگریزوں کے انخلاء کے بعد جب ظلم وبربریت کا بازار گرم ہوا تو بہت سے بریلی کے

۹۔ ایضا، ص ۲۴

مسلم باشندے بھی شہر کو خیر باد کہہ گئے لیکن آپ ثابت قدم رہے، موجودہ حکمراں جماعت نے عہدوں کی لالچ دی مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔(۱۰)

ہندوستان گیر سیاحت:

مدرسہ کا تعلیمی نظام بڑی حد تک سدھر چکا تھا، دیگر اساتذہ کے علاوہ حضرت مولانا احسان علی صاحب قبلہ، حضرت مولانا محمد احمد المدعو بجہانگیر صاحب، حضرت مولانا سید افضل حسین صاحب مونگیری اور خود آپ نہایت محنت و محبت اور جانفشانی سے تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے، تھوڑے ہی دنوں میں پورے ہندوستان کے اندر آپ کے زہد و تقویٰ اور زورِ خطابت کا چرچا ہونے لگا۔ بڑے بڑے جلسہ و جلوس اور کانفرنسوں میں صدارت و قیادت کے لئے بلائے جانے لگے۔ کلکتہ، بمبئی، یوپی، بہار، پنجاب، گجرات، اور راجستھان جہاں جہاں آپ گئے، علم و وقار رضویت کا سکہ بٹھا دیا، آپ کے اس ہندوستان گیر سیاحت کی وجہ سے دارالعلوم کو بہت فائدہ پہنچا اور مالی اعتبار سے بھی اس کی زبوں حالی دور ہونے لگی، تقریباً دو سو بیرونی طلباء نے دارالعلوم میں داخلہ لیا اور حجۃ الاسلام کا دور دورہ لوٹ آیا (۱۱) یہاں تک کہ مذکورہ شہروں کے علاوہ مظفر پور، سیتامڑھی، ترائی نیپال میں بھی سلسلہ کا، کافی فروغ ہوا اور سلسلہ رضویہ کا سکہ بٹھایا۔

درس و تدریس:

آپ ایک کامیاب مدرس بھی تھے، چنانچہ آپ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر اوراد و وظائف میں مشغول رہتے، بعدہٗ ناشتہ لیتے اور درس گاہ میں چلے جاتے۔ اکثر صلوٰۃ و سلام کے ترانہ سے قبل دارالعلوم میں آجاتے اور والہانہ انداز میں لڑکوں کے ساتھ ترانہ سلام میں شریک ہوتے۔ اختتام سلام پر نہایت اخلاص و گریہ وزاری کے ساتھ دعا فرماتے۔ پھر اپنی درس گاہ میں آجاتے، مسلم شریف، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف اور کتاب التوحید للنجدی بہت ہی انشراح صدر اور مناظرانہ ڈھنگ سے پڑھاتے، مسلم شریف اور شفا شریف پڑھاتے وقت عموماً آپ پر وجدانی کیفیت طاری

۱۰۔ ایضا، حاشیہ اصل کتاب میں نہیں ہے۔

۱۱۔ حیات مفسر اعظم، ص ۲۷-۲۸

رہتی اور کبھی کبھی تو وارفتہ ہوجاتے۔ کبھی کبھی آپ کتب متوسطات بھی بہت ذوق شوق سے پڑھاتے۔ شافیہ لابن حاجب اور کافیہ تو ایسا پڑھاتے کہ نحو کی متداولہ کتب سے طلباء کو یکسر بے نیاز کردیتے۔ عربی ادب پڑھاتے وقت صرف عربی زبان ہی میں گفتگو فرماتے۔ اور طلباء کو بھی مجبور کرتے کہ وہ عربی ہی میں ہر قسم کی باتیں کریں۔ (۱۲)

مشاہیر تلامذہ:

۱۔ حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی

۲۔ حضرت مولانا مظفر حسین قادری رضوی بدایونی

۳۔ مولانا عبدالرحمٰن موضع بگڈائٹر پورنیہ بہار

۴۔ مولانا شمس الدین ساکھواہاٹ مغربی دیناج پور بنگال

۵۔ مولانا مفتی عبدالواجد قادری

۶۔ مولانا محمد داؤد باڑہ مظفر پور

۷۔ مولانا حافظ راحت علی نانپاروی

۸۔ مولانا جرار حسین ملک کندرکی مرادآباد

۹۔ مولانا برکت اللہ رضوی نانپارہ ضلع بہرائچ

۱۰۔ مولانا معین الدین اندر چک دمکا

۱۱۔ ریحان ملت حضرت مولان شاہ ریحان رضا خان صاحب عرف رحمانی میاں

۱۲۔ جانشین مفتی اعظم حضرت مولانا شاہ اختر رضا خان صاحب عرف ازہری میاں

۱۳۔ حضرت مولانا غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی شیخ الحدیث منظر الاسلام (حالاً)

۱۴۔ حضرت مولانا نعیم الدین احمد گورکھپوری شیخ المعقولات براؤں شریف (فیض الرسول)

۱۵۔ مبلغ اسلام مولانا مفتی عبدالحلیم ناگپور مظفر پوری

۱۶۔ حضرت مولانا محمد عباس صاحب رودولوی

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۱

۱۷۔ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب باتھوی

۱۸۔ حضرت مولانا محبوب رضا صاحب روشن القادری، سابق پرنسپل دارالعلوم المشرقیہ حمیدیہ دربھنگہ

۱۹۔ حضرت مولانا قاری عبدالمنان صاحب مظفرپوری، انگلینڈ

۲۰۔ حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب خوشتر مونگیری، بانی رضوی سوسائٹی موریشش، افریقہ

۲۱۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب آلِ ولی، پوکھریروی

۲۲۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب سیتامڑھی

۲۳۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اسلامپوری مدھوبنی

۲۴۔ حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب اشرفی برنپور

۲۵۔ حضرت مولانا عبدالحلیم انکس

۲۶۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب باتھوی

۲۷۔ حضرت مولانا سید آفاق احمد صاحب اسلام پوری

۲۸۔ حضرت مولانا شاہ منان رضا خان صاحب منانی میاں (خلف اصغر حضور مفسر اعظم)

مفسر اعظم اور ان کے معاصرین:

حضرت نے اپنے زمانہ میں عظیم الشان ہستیوں کی زیارت کی، بعض ان میں سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کے شاگرد یا خلفاء تھے اور بعض جماعت اہلسنّت کے وہ محسن و رہنما تھے جن کی فیاضیوں سے آج بھی برکوچک ہندو پاک کی سرزمین مالا مال ہے، یہاں میں ان بزرگ علماء دین میں سے بعض کا تذکرہ کرتا ہوں جن کا وصال آپ کی جوانی میں ہوگیا اور بعض کا وصال آپ کے بعد ہوا ہے۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب، مظفرنگری صدر المدرسین دارالعلوم منظر اسلام بریلی، م ۱۹۴۴ء۔ استاذ العلماء تاج المحققین حضرت مولانا ظہور حسین صاحب رامپوری م ۱۳۴۲ھ۔ حضرت مولانا و بکل مجد اولینا شاہ عبدالکریم درس النوری الرضوی کراچی م ۱۳۴۴ھ۔ محدث ابن محدث حضرت مولانا عبدالاحد صاحب محدّث پیلی بھیت م ۱۳۵۲ھ۔ حضور صدرالشریعہ استاذ الاساتذہ مولانا

حکیم شاہ امجد علی صاحب اعظمی صدر المدرسین منظر اسلام م ۱۳۶۷ھ۔ حضرت شاہ عبد الباری صاحب، فرنگی محلی لکھنوی م ۱۳۴۴ھ۔ مرجع العلماء حضرت مولانا الحاج شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب خلفِ اصغر اعلیٰ حضرت (مفتی اعظم ہند) م ۱۴۰۲ھ۔ مخدوم ملت حضرت شاہ محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی محدث اعظم ہند۔ ملک العلماء حضرت مولانا شاہ ظفر الدین صاحب بہاری (صاحب صحیح البہاری) سابق پرنسپل جامعہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ۔ برہان الملت والدین حضرت علامہ مولانا برہان الحق صاحب جبلپوری۔ سید العلماء رأس الخطباء حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب مارہروی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن خان صاحب شیروانی، حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خان صاحب بریلوی، حضرت علامہ مولانا ابرار حسن صاحب صدیقی تلہری، شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی، پاکستان۔ ضیاء الملت حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب مہاجر مدنی، حضرت مولانا محمد علی صاحب آنولوی مدیر یادگار رضا بریلوی، حضرت مولانا حسنین رضا خان صاحب بریلوی، حضرت مولانا مفتی اعجاز ولی خان صاحب، پاکستان۔ حضرت مولانا غلام جیلانی مانسہرہ پاکستان، جامع معقول ومنقول مولانا غلام جیلانی اعظمی، حضرت صدر العلماء مولانا غلام جیلانی میرٹھی، حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث مبارکپوری، شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خان صاحب لکھنوی پیلی بھیت، مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب آڑیسوی، امین شریعت سلطان المناظرین حضرت علامہ الحاج شاہ رفاقت حسین صاحب مفتی اعظم کانپور، امین شریعت دوئم حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی انیس عالم صاحب نستوی (مفتی اعظم نانپارہ)، شمس العلماء حضرت مولانا شمس الدین صاحب جعفری زینبی جونپوری (صاحب قانونِ شریعت)، محقق زماں حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب بھاگلپوری، پیر طریقت حضرت مولانا عبدالرشید صاحب فریدی بنارسی، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائل پور، مفتی پاکستان حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی پاکستان، حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری (صاحبزادۂ صدر الشریعہ)، حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب پاکستان، یادگار سلف حضرت مولانا احسان علی صاحب محدث فیض پوری، حضرت مولانا قاری مصلح الدین صاحب پاکستان، حضرت مولانا مفتی

عبدالعزیز خان صاحب فتح پوری، پیر طریقت حضرت مولانا شاہ عبدالوحید صاحب فریدی فاروقی بنارسی، اجمل العلماء حضرت مولانا مفتی اجمل حسین صاحب سنبھلی، مناظر جلیل حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب سنبھلی، شیخ طریقت حضرت سیدنا تیغ علی شاہ مظفر پوری، اسم با مسمیٰ حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب پوکھریروی، بحرالعلوم حضرت مولانا مفتی سید افضل حسین صاحب مونگیری، فیضان العلوم حضرت مولانا حکیم مفتی نظام الدین صاحب الہ آبادی، حکیم الامۃ حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب، مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی، مجاہد جلیل حضرت مولانا احمد مختار صاحب میرٹھی، پیر طریقت حضرت مولانا شاہ حمد اللہ صاحب پشاوری، مجاہد کبیر حضرت مولانا سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، خطیب اعظم حضرت مولانا عبدالحفیظ حقانی مفتی آگرہ، حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمٰن صاحب مفتی اندور، حضرت مولانا مفتی محمد علی صاحب رائے پوری۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

ان کے علاوہ بھی علماء کرام اور مشائخ عظام کی صف میں درجنوں ایسی شخصیتیں تھیں جن سے حضرت والا سے نشست و برخاست متحقق ہے لیکن طوالت کے خوف سے یہاں ترک کر دیا، ویسے مذکورہ حضرات گرامی کے اسماء مبارکہ کو دیکھنے کے بعد یہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ وہ کس قدر مقدس اور با فیض وقت تھا، جب یہ اکابر اہلسنّت و جماعت ہر طرف موجود تھے، اور اپنی علمی و روحانی فیاضیوں سے طالبانِ حق کو نہ صرف مستفیض فرما رہے تھے بلکہ انہیں ہاتھ پکڑ پکڑ کر منزل حق پر پہنچا رہے تھے، لیکن حضرت والا کے پردہ فرمانے کے بعد ہی سے ہندوستان کے اندر علماء میں افراتفری کا ماحول شروع ہو گیا، اکابر کی عزت و احترام اور اصاغر پر شفقت و انعام کی کمی ہونے لگی، جس کے ثمرات بد ظاہر بھی ہونے لگے۔

بے مثال مبلغ:

حضور مفسر اعظم ہند قدس سرہ اپنے وقت کے بے مثال خطیب اور مسلک رضویت کے بے نظیر نقیب تھے آپ کی خطابت میں بلا کی تاثیر تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ باڑہ ہندوراؤ دہلی میں تشریف لے گئے۔ دو روزہ اجلاس تھا، آپ پہلے دن بڑی ہی وہابیت سوز، دلائل و براہین سے مرصع تقریر کی اور

بریلی شریف واپس آئے۔ دوسرے روز حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کی تقریر تھی، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ کا بیان ہے کہ:

صبح کو میرے پاس بارہ ہندو راور دہلی کے بیس سے زائد وہابی آئے اور کہا کہ رات کی تقریر سن کر ہمیں پوری طرح اطمینان ہو گیا کہ آج تک ہم گمراہی میں تھے اور اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کی اور مسلمان ہوئے۔

نیز فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا یہ واقعہ آپ کی تقریر کے اثر کا دیکھا، جو کسی کی تقریر میں، میں نے نہیں دیکھا۔(۱۳)

ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا اجراء:

فروغ سنیت کی خاطر ہی آپ نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا اجراء فرمایا جس سے تبلیغ سنیت کا بیش بہا کارنامہ انجام پایا، اور پوری تندہی کے ساتھ آپ نے دیگر تمام دینی امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ماہنامہ میں اپنے مضامین کی بھی اشاعت کا اہم بار اپنے کاندھوں پر اٹھایا، جس کو پڑھ کر اردو نثر میں آپ کا مرتبہ ومقام سمجھ میں آتا ہے، یہ ماہنامہ اس دور میں اردو ادب کی بھی بے پناہ خدمت انجام دیتا رہا اور اردو میں کارآمد اور مفید باتیں عوام الناس تک پہنچاتا رہا۔

''امن واماں'' اس عنوان سے آپ کے نثری شہ پارے برابر ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں آتے رہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

عوام مسلمین کو ''امن واماں'' کی ضرورت ہے اور وہ مفقود ہے۔ جیسا کہ حدیث رسول ﷺ میں پیش گوئی موجود ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علامات قیامت کے ضمن میں فرمایا، الحرج والمرج پھر خود ہی بیان فرمایا ای القتل (یعنی حرج اور مرج بہت ہوگا یعنی قتل تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ صالحین موجود ہوں گے تو بھی ایسا ہوگا (دیکھو برکت صالحین ثابت ہوئی) تو حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا، اذا ظہر الخبیث اور دوسری حدیث ہے اذا کثر الخبیث کہ جب خبیث ظاہر ہوگا۔ دوسری حدیث

میں ہے کہ جب خبیث بہت ہو جائیں گے اس خبیث سے کیا مراد ہے؟ اس کو سمجھئے، تو پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، کیا صالحین موجود ہوں گے تب بھی ایسا ہوگا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب خبیث پیدا ہوگا یا کثرت سے ہو جائیں گے تو ایسا ہوگا وہ خبیث جو صالحین اور اولیاء کاملین سے جلتے ہیں اور برکت صالحین کا انکار کرتے ہیں حدیث شاہد ہے کہ برکت صالحین سے ایسا نہیں ہونا چاہئے تو رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ ایسا جب ہوگا کہ برکت صالحین کے منکر خبیث پیدا ہوں گے یا بکثرت ہوں گے اور تفاسیر میں بھی خبیث سے مراد منافق کو لیا ہے اور خبیث کے عدد ہیں ۱۱۱۲ تو شیخ نجدی جب مرا تو تاریخ لکھی اذا ہلک الخبیث اس تاریخ کو حضرت احمد زینی دحلان مکی نے لکھا ہے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں اب اس عدد کو بغور دیکھو ۱۱۱۲ دو کا زوج حاصل ہوا ایک عدد کا زوج ۱۱ ہے اور دوسرے کا ۱۲ تو وہ برکت صالحین کا منکر معاند رسول ﷺ سن ۱۱۰۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۰ھ میں مرا۔

اسی طرح اور بھی مختلف عنوانات کے تحت آپ برابر دینی خدمات واصلاح وعقائد پر بھرپور روشنی ڈالتے مضامین میں معارف القرآن، سبیل مؤمنین، اشعار مثنوی مولانا روم کی تشریح وعمدہ نکات، معارف الحدیث، ہفوات مودودی، جیسے عنوانات پر آپ کی قلمی وعلمی یادگاریں ہیں۔ (۱۴)

کشف وکرامات:

حضور مفسر اعظم ہند قدس سرہ کی زندگی بیشمار کشف وکرامات سے پر ہے، جس شعبہ حیات پر نگاہ ڈالئے، عارفانہ عجائب وغرائب کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، قدرت نے زبان میں خاص اثر ودیعت فرمایا تھا، ذیل میں چند کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پیدائشی گونگا زبان والا ہوگیا:

حضور مفسر اعظم ہند قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جو پیدائشی گونگا تھا، حضرت نے دعا فرمادی بفضلہٖ تعالیٰ وہ زبان والا ہوگیا، آپ کی اس روشن کرامات کو دیکھ کر گاؤں کے

بکثرت دیوبندی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔(۱۵)

قید سے رہائی:

کانپور کے قیام کے دوران ایک عورت و مرد حاضر خدمت ہوئے اور روتے ہوئے عرض کرنے لگے کہ حضور! یہ میری بہن ہے جس کے دو بچے ہیں ان سب کی زندگی کا سہارا ہمارا بہنوئی تھا جو بلا قصور خون کے مقدمہ میں ماخوذ ہو گیا ہے آئندہ پیشی میں فیصلہ ہے دعا فرما دیجئے کہ وہ رہا ہو جائیں۔

آپ نے دریافت فرمایا، کیا وہ سُنّی ہے، جواب ملا ہاں تو آپ نے ایک کاغذ پر الـلـه رب محمد صل علیه و سلما نحن عباد محمد صل علیه و سلما لکھا اور فرمایا اس کی بیوی سے کہو کہ اس درود اسم اعظم کو زبانی یاد کرلے اور کثرت سے اسے پڑھا کرے۔ پھر جیل میں جہاں اس کا شوہر ہے ملنے کے لئے جائے تو یہ پرزہ اسے دے کر ہدایت کردے کہ دائیں بازو پر باندھ لے۔ خدا نے چاہا تو وہ بے داغ رہا ہو جائے گا۔ تقریباً دس دنوں کے بعد بہت سی مٹھائیاں اور پھول وعطر لے کر وہی عورت و مرد ایک نئے چہرے کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تینوں قدم بوس ہوئے اور عرض کرنے لگے، حضور! آج ہی یہ شخص مقدمہ سے بری الذمہ کردیا گیا۔ جب کہ اس کے دوسرے دو ساتھیوں کو حبس دوام کی سخت سزا دی گئی ہے۔ آپ نے تینوں کو داخل سلسلہ فرمایا اور نماز و درود اسم اعظم کی پابندی کی تاکید فرمائی۔(۱۶)

بارش موقوف:

پوکھریرا ضلع سیتامڑھی جو بہار کی مردم خیز آبادی ہے۔ علاقائی اعتبار سے سنیت کا مرکز اور شمس العلماء حضرت محبّ الفقراء، قمر العارفین حضرت مولانا شاہ ولی الرحمٰن صاحب قدس سرہما کی تعلیم و تربیت کا سرسبز و شاداب گلشن ہے۔ حضرت اکثر بیشتر وہاں تشریف لے جاتے اور سالانہ عرس میں پابندی کے ساتھ شرکت فرماتے اور گردونواح کو اپنے فیوض و برکات سے نوازتے۔ ایک مرتبہ آپ وہیں تشریف فرما تھے کہ کرہر گاؤں کے کچھ لوگ جو آپ کے غلاموں میں سے تھے۔ حاضر خدمت ہوئے اور اپنے گاؤں چلنے پر اصرار کیا۔ حضرت نے وعدہ فرمالیا اور کہا کہ آپ لوگ جاؤ کل محفل کا انتظام کرو۔ میں ان شاء اللہ ضرور آؤں گا اور میرے ساتھ دیگر لوگ بھی ہوں گے۔ حضرت کو پوکھریرا اور اس کے گردو

۱۵۔ تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۵۶ ۱۶۔ حیات مفسر اعظم، ص ۷۱-۷۲

نواح سے بے پناہ محبت تھی شاید باید ہی کسی گاؤں والے کی دعوت کورد فرماتے تھے۔ حالاں کہ گاؤں کے سفر میں آپ کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

دوسرے دن بعد نماز ظہر پوکھریرا سے کرہر کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بیل گاڑی پر حضرت کے ہمراہ دو تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ چالیس پچاس آدمی گاڑی کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ نعرہ تکبیر و رسالت کی صداؤں کو سن کر پوکھریرا باتھ اور رائے پور کی آبادیاں سڑک کے کناروں پر امنڈ پڑیں اور زیارت سے مشرف ہونے لگیں۔ عصر کی نماز رائے پور میں پڑھی گئی اب گاڑی ایک ایسے میدان سے گذر رہی تھی جس کے دائیں بائیں آبادی نہیں تھی۔ سامنے دو ڈھائی میل کی دوری پر کرہر تھا اور پیچھے رائے پور۔ اسی اثناء میں شمال سے گھنگھور گھٹائیں بلند ہوئیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری فضاء پر محیط ہوگئیں۔ جب ترشح ہوا تو میرے بغل میں گاڑی پر بیٹھے ہوئے مولوی عبدالوحید خاں صاحب مرحوم گنگلوی نے چھاتا بلند کیا، حضرت اس وقت کچھ پڑھ رہے تھے، ہاتھ کے اشارے سے منع فرمادیا اور چند لمحوں کے بعد اپنی انگشت شہادت پر کچھ دم کیا، پھر آسمان کی طرف اشارہ کرکے چکر دیا۔ ادھر دائرہ بنانے کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا کہ بادل پھٹا اور دائرہ کی شکل میں صاف ہوگیا۔ ہم لوگ دیکھ رہے ہیں وہ ہر چہار جانب بارش ہو رہی ہے کہیں کوئی آبادی نظر نہیں آرہی ہے لیکن درمیان میں جہاں بیل گاڑی چل رہی ہے جس کے ساتھ پندرہ بیس آدمی پیدل چل رہے ہیں وہ بارش سے قطعاً محفوظ ہیں۔ اس عالم میں حضرت نے فرمایا، درود اسم اعظم سے بارش کو روک بھی سکتے ہو اور بارش کو بلا بھی سکتے ہو۔ ہم لوگ گفتگو کرتے ہوئے مغرب کے وقت کرہر پہنچے۔ شفیق صاحب کے دروازہ پر گاڑی لگی پوری بستی بارش سے شرابور تھی۔ مگر بیل گاڑی بالکل سوکھی ہوئی تھی حضرت نیچے تشریف لائے۔ سامان اتارا گیا۔ دریاں بھی گاڑی سے اتار لی گئیں۔ اس کے بعد گاڑی پر بھی بارش شروع ہوگئی۔ ہم لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مغرب کی نماز ادا کی اور اسی دالان میں حضرت کی تقریر شروع ہوگئی۔ چونکہ بارش کی وجہ سے بستی کے تمام لوگ تقریر سے فیضیاب نہیں ہو سکے۔ اس لئے حضرت نے دوسرے دن بھی وہیں قیام فرمایا، پھر باضابطہ محفل کا انتظام ہوا۔ (۱۷)

۱۷۔ حیات مفسر اعظم، ص ۷۹-۸۰

تصانیف:

مفسرِ اعظم ہند نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں اور دوروں کے باوجود مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا اور چھوٹے چھوٹے درجنوں رسالے لکھے اور ایک گراں قدر سرمایہ قوم کو عطا کیا، منظرِ اسلام کے اہتمام کی وجہ سے کوئی زیادہ تصانیف نہیں چھوڑیں مگر وقتاً فوقتاً اپنے جریدہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں ضرور علمی مضامین شائع کرتے رہے۔

۱۔ ترجمہ تحفۂ حنفیہ مصنفہ مولانا اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ

۲۔ ترجمہ الدرالسنیہ مصنفہ علامہ احمد زین دحلان مکہ مکرمہ علیہ الرحمہ

۳۔ ذکراللہ

۴۔ نعمت اللہ — مطبوعہ دارالعلوم منظرالاسلام

۵۔ حجۃ اللہ — مطبوعہ دارالعلوم منظرالاسلام

۶۔ فضائل درود شریف — مطبوعہ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی

۷۔ تفسیر سورۂ بلد

۸۔ تشریح قصیدہ نعمانیہ

۹۔ معارف القرآن مرتبہ راقم محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ — غیر مطبوعہ

۱۰۔ معارف الحدیث مرتبہ راقم محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ — غیر مطبوعہ

۱۱۔ انتخاب مثنوی مرتبہ راقم محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ — غیر مطبوعہ

۱۲۔ مقالات مفسرِ اعظم مرتبہ راقم محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ — غیر مطبوعہ

اولاد وامجاد:

آپ کے کل پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱) حضرت علامہ الحاج شاہ ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں، ۱۸ ذی الحجہ سن ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء کو خواجہ قطب بریلی شریف میں ولادت باسعادت ہوئی۔ خاندانی روایات کے مطابق محمد نام رکھا گیا اور عرف

ریحان رضا قرار پایا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ پھر والد ماجد کے حکم پر لائلپور پاکستان میں جامعہ منظر اسلام کے سابق شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قدس سرہ کی خدمت میں تین سال تک تحصیل علوم فرمایا، حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل تھا۔ آپ صفات انسانی کے جامع اور اپنے خاندانی اصول پر مضبوطی سے قائم رہنے والے، نڈر، بے باک، مخلص اور عفو وکرم آپ کے اوصاف حمیدہ تھے۔ آپ نے اپنے وقت میں بے شمار سماجی وملی کارنامے انجام دیئے۔ آپ ایک اچھے سیاستدان اور اپنے موقف کا برملا اظہار کرنے میں کسی کو خاطر میں نہ لاتے، یہاں تک کہ ایوان حکومت میں بھی کسی سے نہ خوف کھاتے اور اپنے مسلک کی بھرپور وضاحت فرماتے غیر ممالک کے کئی دورے کئے، اہلسنت کی ترویج وخانقاہ رضویہ کے فروغ میں مثالی اقدام فرمایا، عشق رسول ومحبت انبیاء واولیاء آپ کی تقریروں کے خصوصی عنوانات ہوئے۔ خطابت وصحافت کے ساتھ ساتھ شعروادب کا پاکیزہ ذوق تھا۔ آپ کے اشعار میں دعوت فکر، حرارت قلبی وجوش ایمانی جیسے اہم مضامین کی کثرت ہوتی۔ جس کو پڑھ کر ہر قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسلام وسنیت کا یہ عظیم مجاہد دین لافانی خدمات کو انجام دیتا ہوا، ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء کو داعی اجل کو لبیک کہا، اناللہ وانا الیہ راجعون

۲) حضرت علامہ مفتی شاہ اختر رضا خاں مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی،

۳) ڈاکٹر قمر رضا خاں صاحب،

۴) حضرت مولانا منان رضا خاں عرف منانی میاں،

۵) ایک صاحبزادہ جو حضرت ازہری میاں قبلہ سے بڑے تھے جن کا نام تنویر رضا تھا حضرت انہیں بہت پیار کرتے تھے وہ بچپن ہی سے جذبی کیفیت میں غرق رہتے تھے بالآخر وہ مفقود الخبر ہوگئے۔ اور صاحبزادیوں میں ایک پیلی بھیت میں جناب شوکت علی خان (حال مقیم کراچی) سے بیاہی گئیں۔

۲) دوسری بدایوں میں شیخ عبد الحبیب کے نکاح میں آئیں۔ بحمدہ تعالیٰ ان دونوں صاحبزادیوں سے لڑکے ولڑکیاں موجود ہیں۔ ۳) تیسری صاحبزادی کا عقد نکاح خاندان ہی میں جناب یونس رضا خان صاحب سے ہوا جو لاولد ہیں۔

حضرت مفسر اعظم کے مفید ارشادات:

حضرت جب بھی دو چار شاگردوں یا مریدوں کے ساتھ بیٹھ جاتے یا سفر وحضر میں ہوتے تو وعظ ونصیحت کی محفل شروع ہو جاتی، یہاں تک کہ دسترخوان پر بھی نصیحتوں کی شمع جلتی رہتی، ان پُر مغز نصائح کے دفتر سے یہاں چند سبق آموز نصیحتیں درج کی جاتی ہے کہ ناظرین اپنے حسب حال ان میں سے بعض نصیحتوں کو ذریعۂ فلاح ونجات سمجھ کر اپنانے کی کوشش کریں۔

☆ اگر ہم اپنے عیوب کو دیکھتے رہیں تو دوسروں کی عیب جوئی سے باز رہیں گے۔

☆ جب بھی کسی کے عیب کی طرف تمہاری ایک انگلی اٹھے گی تو تمہاری طرف تمہاری ہی تین انگلیاں ہوں گی جو تمہارے کثرتِ عیوب کی نشاندہی کرتی ہیں۔

☆ خدائے حکیم ودانا نے دو کان اور ایک زبان دی کہ سنو زیادہ بولو کم۔

☆ زبان کلمۂ طیبہ کا پہلا جزء پڑھنے کے لئے ہے جب ہونٹ کلمہ شریف کا دوسرا جزء پڑھنے کے لئے ہے یقین نہ آئے تو پڑھ کر دیکھ لو۔

☆ اگر کوئی شخص صرف لا الہ الا اللہ کا ورد کرے اور محمد رسول اللہ نہ کہے تو گویا اس کی زبان تو ہے مگر ہونٹ نہیں ہیں۔ اور جس کے ہونٹ نہ ہوں اس کی زبان باہر نکل آتی ہے اور یہ صفتِ خصوصی کتے کی ہے۔

☆ لا الہ الا اللہ میں اللہ کی ہائے ہوّز کا دائرہ مومن کی ایک آنکھ ہے اور محمد رسول اللہ میں میم کا دائرہ مومن کی دوسری آنکھ ہے، اگر یہ دونوں آنکھیں روشن نہ ہوں تو آدمی اندھا کہلاتا ہے، اور اگر ایک آنکھ روشن ہے تو کانا کہلاتا ہے، یہی حال روحانی آنکھوں کا ہے، اگر روحانیت کی دونوں آنکھیں روشن ہیں تو وہ مومن وسالک اور اگر ایک روشن ہے دوسری اندھی ہے تو خادع (دھوکہ باز) ومنافق ہے۔

☆ لا الہ الا اللہ (کلمہ طیبہ) بے شک جنت کی کنجی ہے، مگر کنجی کے دندانے ہوتے ہیں اور دندانے عقائد صحیحہ، اعمال صالحہ ہیں بغیر دندانے کی کنجی کے تالا نہیں کھلتا ہے۔

☆ کوئی عالم دین (اہلسنت و جماعت) اگر چہ فی نفسہ برا ہو پھر بھی اس کے متعلق برے گمان سے بچو۔

☆ بزرگوں کے بہت سے افعال مصالح وحکمت پر مبنی ہوتے ہیں لہٰذا اس کی اچھی تاویل کرو۔

☆ استاد اور پیر سے کبھی کبھی یوں بھی ملتے رہنا چاہئے کیونکہ زیادہ جدائی محبت کو ختم کردیتی ہے۔

☆ مذہب ومسلک کی نسبت کبھی کبھی مقامات وشخصیت کے ساتھ بھی ہوتی ہے جیسے بصری وکوفی، حنفی وشافعی، معتزلی وماتریدی، اور دیوبندی وبریلوی وغیرہم۔

☆ عقلمند وہ ہے جو لذیذ غذاؤں کو کھاتے وقت دوا کی کڑواہٹ کو یاد رکھے۔

☆ جو آئندہ کل کو آج کے آئینہ میں نہیں دیکھتا وہ پچھتاتا ہے۔

☆ انسان سہو ونسیان اور ظلم وجہول سے مرکب ہے مگر غلطیاں صادر ہو جانے کے بعد خداوند کریم رؤف ورحیم سے معافی طلب کرنا اہلِ ایمان کا شیوہ اور اس پر اکڑ جانا شیطانی وطیرہ ہے۔

☆ ہر قوم وملک کی عزت وذلت، ترقی وتنزلی کا دارومدار اس کے علماء اور اُمراء پر ہے۔

☆ جب عزت وآبرو کے آئینے کو ٹھیس لگ جاتی ہے تو کوئی کاریگر اس کی مرمت نہیں کرسکتا۔

☆ جس کو باتیں کرتے ہوئے زیادہ دیکھو سمجھو کہ وہ کم ظرف ہے۔

☆ بسا اوقات رعب ودبدبہ سے وہ کام نہیں نکلتا جو عجز وانکساری سے۔

☆ علماء دین اور ناشرانِ شرع متین کو عامۃ المسلمین کے سامنے عجز وانکساری کی کثرت سے بچنا چاہئے، ہاں علماء عظام کے سامنے اور بارگاہِ احدیت ورسالت (جل جلالہ ﷺ) میں خوب خوب عجز وانکساری کرے۔

☆ تکبر وغرور اور بدخلقی سے بچو کہ مخلوق میں بدترین آدمی وہ ہے جس سے لوگ خدا کی پناہ چاہتے ہوں۔

☆ نسب وخاندان بزرگی کا ذریعہ نہیں وہ تو صرف تعارف کے لئے ہے، اصل میں بزرگی علم و

عمل اور اخلاقِ فاضلہ کا نام ہے۔

☆ اگر کوئی عالم اپنے علم کی برتری کا اظہار کرے اور کسی عالم اہلسنّت کو اپنے سے کمتر جانے تو وہ جاہل بلکہ جاہل سے بدتر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ مردِ مومن کو جواں مرد اور صاحبِ درد بنا دیتا ہے۔

☆ جو شخص خدا کا دوست نہیں وہ تمہارا دوست کیسے ہوسکتا ہے۔

☆ جو خداوند کریم کے فیصلوں پر راضی ہوجائے اصل میں وہی غنی ہے۔

تاریخ وصال:

آپ نے گیارہ صفر المظفر سن ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۲ جون سن ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ کو صبح سات بجے بعمر ۶۰ سال داعی اجل کو لبیک کہا، انا للہ وانا الیہ راجعون دوسرے دن ۱۲ صفر المظفر کو صبح ساڑھے چھ بجے حسب مجوزہ پروگرام میت کو نماز جنازہ کے لئے نعت خوانی کرتے ہوئے مسجد نو محلّہ لے جایا گیا۔ مسجد مذکور کا حصہ نماز جنازہ کے لئے ناکافی تھا اس لئے اسلامیہ کالج کے میدان میں نماز صبح ۸ بجے ہوئی اور حضرت مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر اطہر میں جناب مفتی سید محمد افضل حسین صاحب، جناب مولانا محمد احسان علی صاحب، جناب مولانا سید عارف علی صاحب نانپاروی، جناب سجاد حسین صاحب اور سید محمد حمایت رسول قادری نے جسد مبارک کو جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب جہانگیری، جناب سید اعجاز حسین صاحب، جناب محمد غوث خاں صاحب جو قبر منور کے اندر تھے اتارا اور آرام سے لٹا دیا۔

مزار شریف:

آپ کا مزار شریف دائیں جانب جوار اعلیٰ حضرت قدس سرہ مرجع خلائق ہے۔ تاریخ وصال از حضرت علامہ مولانا ابوالظفر محبوب علی خاں صاحب رضوی بمبئی......،

سیدنا ابراہیم رضا، رفعت جنت نبیرۂ مرشدی

رب تبارک وتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر واحسان ہے کہ مجھ گناہگار سیہ کار کو یہ خدمت انجام دینے

کی توفیق بخشی جو پورے دو سال کی ہوش ربا مشقتوں کے بعد دسمبر ۱۹۸۲ء کو شروع ہو کر آج مورخہ ۶ دسمبر سن ۱۹۸۴ء مطابق ۱۱ ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ کو ۱۲ بجے شب کو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ علیہ الصلوٰۃ و التسلیم پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

بارگاہ الٰہی میں بوسیلہ حضرت رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام دعا گو ہوں کہ اپنے دین کے خادم مشائخ کرام کے زمرہ میں حشر فرما، اور اپنے حبیب پاک اور ان کے صحابہ و تابعین کی کامل اتباع کا جذبۂ حسن عطا فرما، اور سیہ کار کے والدین، اساتذہ، مشائخ، احباب و متعلقین کو دارین میں اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے نواز آمین۔

یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم

تاریخ تبییض ۱۱ ربیع النور بروز چہار شنبہ
بوقت شب ۱۲ بجے ۱۴۰۹ھ

بندۂ گناہ گار
عبدالمجتبیٰ رضوی صدیقی سندر پوری غفرلہ

ذکر اللہ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

نحن عباد محمد صلی علیہ وسلم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿الا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبِ﴾ (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آگاہ ہوجاؤ ذکر اللہ سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

الاحرف تنبیہ ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ذکر اللہ سے دل مطمئن ہوتے ہیں تو یہاں الا کا اشارہ غفلت دور کرنے کے لئے ہے کہ ذکر اللہ کو زیادہ کرو ذکر اللہ سے قلوب مطمئن ہوتے ہیں اور ذکر اللہ کیا ہے تو حضرت علامہ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں جو اجلہ تابعین میں سے ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ کیا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو ترجمہ آیت کا یہ ہوا کہ ذکر اللہ سے نام محمد رسول اللہ ﷺ سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے تو قرآن شریف میں جہاں کہیں ذکر اللہ آتا ہے اس کے معنی محمد رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہیں۔

ذکرِ مصطفیٰ ہی ذکرِ الٰہی ہے

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَعْمٰی﴾ (۲)

اور جو میرے ذکر سے مونھ موڑے (نام محمد رسول اللہ ﷺ سے مونھ موڑے) تو اس کی معیشت تنگ ہے اور روز قیامت اسے اندھا اُٹھاؤں گا

﴿وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ﴾ (۳)

۱۔ پارہ ۱۳، سورہ رعد، آیت ۲۸

۲۔ پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت ۱۲۴

۳۔ پارہ ۲۵، سورہ زخرف، آیت ۳۶

اور جس کو رحمٰن کے ذکر سے تو ندآئے رحمٰن کے معنی رحمت والا اور رحمت کے معنی رحمت للعالمین تو رحمٰن کے معنی ہوئے اب محمد ﷺ) اس پر شیطان کو مسلط کردوں گا اور شیطان برا ہمنشیں ہے

تو ذکر اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں اپنے مکتوبات شریف میں کہ اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوا کہ نور محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سال کہا محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) ایک ہزار سال کے بعد نور محمد ﷺ جلوہ گر ہوا اور جیسے ہی یہ نور پیدا ہوا۔ اس نور نے کہا لا الٰہ الا اللہ تو جیسے ہی اس نور نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو وہ نور حق میں فنا ہو گیا۔ تو لا الٰہ الا اللہ ذکر نبی ﷺ ہے اور محمد رسول اللہ ذکر خدا ہے اور قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے:

صلوٰۃ وسلام ذکرِ الٰہی ہے

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (۴)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر

تو درود وسلام ذکر اللہ ہوا تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے!

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ (۵)

اس کی اطاعت نہ کر اس کا کہنا نہ مان جس کے دل سے ہم نے اپنا ذکر بھلا دیا یعنی نام محمد رسول اللہ بھلا دیا۔ وہ اپنی ہوا اپنے نفس کا پیرو ہوا۔ اس کا معاملہ حد سے بڑھ چکا۔

حق تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اس کا کہنا نہ مان جس کے دل سے ہم نے اپنا ذکر یعنی نام محمد رسول اللہ ﷺ بھلا دیا۔ یہ ایک عجیب مضمون ہے کیونکہ معنی اس کے یہ ہوئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ان کی زبان پر ہوگا ان کے دلوں میں نہ ہوگا۔ جن کے دلوں میں نام محمد رسول اللہ ﷺ نہ ہو ان کی اطاعت نہ کر ان کا کہنا نہ مان اور وہ کون ہیں کہ جن کے دلوں سے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ بھلا دیا ہے تو یہ وہ ہیں کہ جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے:

۴۔ پارہ ۲۲، الاحزاب، آیت ۵۶

۵۔ پارہ ۱۵، سورہ کہف، آیت ۲۸

ذکر اللہ نام ہے محمد رسول اللہ کا

﴿اِذَا جَآءَ کَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ﴾ (٦)

اے محبوب تیری خدمت میں منافق آئیں گے اور کہیں گے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اللہ فرماتا ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن ﴿وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ﴾ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں محمد رسول اللہ کہنے میں یعنی یہ ان کے دلوں میں نہیں ان کی زبانوں پر ہے۔ تو لا تطع اس کا کہنا نہ مان کہ جس کے دل سے ہم نے نام محمد رسول اللہ ﷺ بھلا دیا۔ جب ہم ذکر اللہ کو سمجھ گئے کہ ذکر اللہ کیا ہے نام محمد رسول اللہ ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے!

﴿اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِکْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (٧)

ان لوگوں پر شیطان غالب آگیا ہے تو اس نے ان کو ذکر اللہ بھلا دیا ہے یعنی نام محمد رسول اللہ بھلا دیا ہے یہ ہیں گروہ شیطان تو آگاہ ہو جاؤ کہ گروہ شیطان خاسر ہیں نقصان پانے والے ہیں

ابلیس کا نام شیخ نجدی

شیطان کا نام رسول اللہ ﷺ نے شیخ نجدی رکھا ہے اور لغت کی کتابوں میں موجود ہے کہ شیخ نجدی لقب ہے شیطان کا اور یہ رسول اللہ ﷺ کا رکھا ہوا لقب ہے اور امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں! (کان یریٰ رسول اللہ ﷺ ابلیس فی صورۃ الشیخ النجدی) رسول اللہ ﷺ ابلیس کو شیخ نجدی کی صورت میں دیکھتے تھے۔ پھر حضور فرماتے ہیں نجد میں زلزلے اور فتنے ہیں اور یہاں سے گروہ شیطان نکلے گا یہ بخاری کی حدیث ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت ہے تو

٦۔ پارہ ۲۸، سورہ منافقون، آیت ۱

٧۔ پارہ ۲۸، سورہ مجادلہ، آیت ۱۹

مضمون ہوا

﴿اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ﴾

ان لوگوں پر شیطان غالب آگیا یعنی شیخ نجدی غالب آگیا ہے

﴿فَاَنْسٰهُمْ ذِکْرَ اللّٰهِ﴾

تو اس نے ان کو ذکر اللہ یعنی نام محمد رسول اللہ بھلا دیا ہے

﴿اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطَانِ﴾

یہ ہیں گروہ شیطان یہ گروہ شیخ نجدی ہے جن کا گروہ نجد سے نکلے گا

اللھم صل علی سیدنا محمد وبارك وسلم

اللہ کی نعمت

اور قرآن شریف کا یہ ارشاد ﴿لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا﴾ (۸)

اس کی اطاعت نہ کر جس کے دل سے ہم نے اپنا ذکر یعنی نام محمد رسول اللہ بھلا دیا ہے

تو نام محمد رسول اللہ ﷺ دلوں کے اندر امانت ہوتا ہے اور جلوہ گر ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل کے اندر جو برابر خیر ہے یا گیہوں برابر یا ذرہ برابر خیر ہے وہ داخل جنت ہوگا تو زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور دل میں گیہوں برابر یا جو برابر ذرہ برابر خیر کیا ہے۔ وہ خیر ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ تو خیر کا کنایہ یاد رہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جس شخص کو تین چیزیں ملیں اس کو بہت بڑی دولت ملی......

۱۔ لسان ذاکر

۲۔ قلب شاکر

۳۔ عورت ایمان دار جو اس کے ایمان پر مدد کرے۔ (۹)

۸۔ پارہ ۱۵، سورہ کہف، آیت ۲۸

۹۔ مشکوۃ، ترمذی، ابن ماجہ

تو لسان ذاکر کیا ہے زبان ذکر کرنے والی لا الہ الا اللہ کہنے والی اور قلب شاکر کیا ہے شکر کرنے والا دل یعنی محمد رسول اللہ کہنے والا تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ قلب شاکر کا ترجمہ ہوا محمد رسول اللہ کہنے والا اس لئے کہ شکر مقابلہ میں ہوتا ہے نعمت کے اور نعمت کیا ہے بخاری شریف کی صحیح حدیث سے اس کا ذکر کر چکا اگر چہ اس کا ثبوت اور بھی بہت کچھ ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ حبشہ سے واپس ہوئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے سلام کیا یہ حدیث مسند امام اعظم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود بعد نماز حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کرتے ہیں اعوذ بالله من غضب نعمت الله میں اللہ کی پناہ میں آیا اللہ کی نعمت کے غضب سے

تو رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی نعمت کہا اور بیشک رسول اللہ ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اور شکر مقابلے میں نعمت کے ہے تو قلب شاکر وہ ہے کہ اللہ کا شکر کرتا ہے اللہ کی نعمت محمد رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت کرتا ہے اور یہ قدر و منزلت جس کے دل میں ہوا کرتی سو اس کو قلب شاکر کہا گیا ہے تو اللہ کی نعمت ہیں محمد رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ نے خود اپنی اس نعمت کا احسان جتلایا ہے قرآن شریف میں

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا﴾ (۱۰)

اللہ تعالیٰ نے من فرمایا ہے بہت بڑا احسان فرمایا ہے مسلمانوں پر جب ان میں اس نے اپنے حبیب کو رسول بنا کر بھیجا تو اللہ تعالیٰ کی نعمت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور شاکر کا ترجمہ ہوا۔ اللہ کا شکر کرنے والا اور شکر کیا ہے یہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت ہے۔ حضرت شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج شریف کے اندر لکھتے ہیں کہ درود شریف متضمن شکر نعمت وے ہست درود پڑھنا اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنا ہے اور قرآن شریف میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (۱۱)

میرا ذکر کرو یعنی لا الہ الا اللہ کہو واشکروا لی میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔ یعنی محمد رسول اللہ کہو تو شکر

۱۰۔ پارہ ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۶۴

۱۱۔ پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۵۲

کیا ہے اللہ کی نعمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا ہے چنانچہ قرآن شریف کہتا ہے:

﴿وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (۱۲)

اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو اس کی نماز پڑھتے ہو تو اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرو یعنی ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو حق تعالیٰ فرماتا ہے

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ☆ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا﴾ (۱۳)

کیا اے محبوب آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہوں نے بدل دیا اللہ کی نعمت کو ناشکری سے اور اپنی قوم کو ہلاکت سے گھر میں لا اتارا

اسی آیت کی تفسیر کے اندر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفسر قرآن فرماتے ہیں جس کو امام بخاری نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو اللہ کی اس نعمت کو ناشکری سے بدلنے والے ہر زمانہ کے اندر پیدا ہوئے اور اس زمانہ میں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناقدری سے بدل رہے ہیں یہ وہ ہیں جو ان کے ذکر کو روکتے ہیں جو ان پر درود وسلام کو روکتے ہیں جو اللہ کی اس نعمت کی قدر و منزلت نہیں کر رہے ہیں۔

نعمت کے منکر

جب شکر کے الحمدللہ ہم نے معنی پہچانے تو ہم کو ان شاء اللہ مزید معرفت ہوگی تذکرہ فرماتا ہے شیطان کا کہ حق تعالیٰ نے شیطان کو رجیم کیا راندہ درگاہ کیا تو شیطان راندہ درگاہ کیوں ہوا وہ تو ایک بہت بڑا نمازی تھا بہت بڑا عابد تھا اور بہت بڑا عالم تھا (دیوبندیوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا عالم تھا کیوں اس کی تباہی و بربادی ہوئی) تو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے مدارج میں کہ اس نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس نور کی تعظیم نہیں کی اس کو سجدہ نہیں کیا تو حق تعالیٰ نے شیطان کو راندہ درگاہ کیا یہ عبرت و نصیحت ہوئی

۱۲۔ پارہ ۱۴، سورہ نحل، آیت ۱۱۴

۱۳۔ پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۲۸۔۲۹

کہ کوئی کتنی ہی عبادت کرے کتنی ہی نمازیں پڑھے کتنا ہی بڑا عالم وزاہد ہو لیکن جو ہمارے محبوب کی تعظیم نہیں کرے گا وہ شیخ نجدی ہے شیطان ہے راندہ درگاہ ہے اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی شیطان جب اس کو حق تعالیٰ نے راندہ درگاہ کیا تو عرض کرتا ہے قرآن شریف میں آیا ہے

﴿رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ☆ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ﴾ (۱۴)

اے رب تعالیٰ مجھے مہلت دے قیامت تک کے لئے رب تعالیٰ فرماتا ہے تجھے مہلت ہے

تو کہتا ہے

﴿قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ﴾ (۱۵)

میں ان کے صراط مستقیم میں بیٹھوں گا ان کو صراط مستقیم سے روکوں گا اور ان کے دہنے اور بائیں اور آگے پیچھے سے آؤں گا۔ پھر تو بہت سوں کو اپنا شکر گزار نہیں پائے گا

معلوم ہوا شیخ نجدی شیطان اللہ کے شکر سے لوگوں کو روکتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر ومنزلت سے روکتا ہے جتنا شیطان قدر ومنزلت سے روکے ہمیں چاہئے کہ ہم اتنی ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کریں۔ شیطان کہتا ہے صراط مستقیم سے روکوں گا تو حضرت علامہ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں اس آیت کریمہ کی تفسیر نقل کرتے ہیں حسن بصری وقتادہ کے حوالہ سے کہ

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرما

صراط مستقیم

تو صراط مستقیم کیا ہے تحریر فرماتے ہیں صراط مستقیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو شیطان کہتا ہے صراط مستقیم سے روکوں گا معنی یہ ہوئے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روکوں گا تو واقعی شیطان

۱۴۔ پارہ ۲۳، سورہ ص، آیت ۷۹۔۸۰

۱۵۔ پارہ ۸، سورہ اعراف، آیت ۱۶۔۱۷

(شیخ نجدی) لوگوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری سے روکتا ہے
تو ہمیں چاہئے کہ زیادہ شکر کریں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اور قرآن شریف ارشاد فرماتا ہے

﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا﴾ (۱۶)

اے لوگو! حق تعالیٰ تمہیں عذاب کیوں دے گا اگر تم اس کا شکریہ ادا کرو گے یعنی اس کے محبوب کی قدر و منزلت کرو گے ان پر درود و سلام بھیجو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں کیوں عذاب دے گا اور بیشک یہ مضمون احادیث کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے کیوں کہ عذاب ہوتا ہے تو گناہوں کی وجہ سے ہوتا اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من صلی علیّ یوم الجمعة مائة مرة غفرت له خطيئة ثمانين سنة جو میرے اوپر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود بھیجے اس کے اسی برس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اور دوسری حدیث میں آیا جو میرے اوپر ایک ہزار بار درود بھیجے حرم الله جسده على النار اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو حرام فرما دیا آگ پر اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی جائے گی برأت آگ سے اور برأت نفاق سے تو معلوم ہوا کہ منافق وہی ہے جو حضور پر درود و سلام نہیں پڑھتا اور اس سے روکتا ہے اور شب برأت میں حق تعالیٰ برأت فرماتا ہے آگ سے اور درود کے متعلق بھی فرمایا کہ حق تعالیٰ برأت فرما دیتا ہے درود پڑھنے والے کی آگ سے تو لفظ برأت مشترک ہے تو اس مناسبت سے معلوم ہوا کہ یہ برأت آگ سے اور نفاق سے درود پڑھنے والے کی ہے تو شب برأت میں ایک ہزار بار درود پڑھنا چاہئے اور شب قدر میں ساری رات درود پڑھنا چاہئے اور یہ مستفاد ہے

﴿سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (۱۷)

سے کہ فرشتے سلام کریں گے شب قدر میں عبادت کرنے والوں کو اور حدیث میں آیا ہے جب کوئی بندہ میرے اوپر درود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں اور احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن درود و سلام زیادہ پڑھنا چاہئے حضور فرماتے ہیں میرے سامنے پیش کر دیا جائے گا صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب

۱۶۔ پارہ ۵، سورہ نساء، آیت ۱۴۷

۱۷۔ پارہ ۳۰، سورہ قدر، آیت ۵

خاک ہو جائیں گے جب بھی ایسا ہوگا یارسول اللہ ﷺ! تو حضور نے ارشاد فرمایا

﴿ان اللہ حرم علی الأرض ان تأکل احساد الأنبیاء فنبی اللہ حی یرزق﴾ (۱۸)

بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ نبی کے جسم میں سے کچھ بھی کھائے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں (قبر شریف میں) رزق دیئے جاتے ہے اور بہ کثرت احادیث کے پڑھنے اور ملانے سے یہ اہم راز بھی کھلا (عصر تا مغرب جمعہ کے دن ساعت اجابت ہے

لا یوافقھا عبد مسلم وھو قائم یصلی کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت درود بھیجتا ہو اور وہ کھڑا ہو تو اس کی جو بھی مراد ہوگی وہ بالیقین پوری ہوگی (۱۹) (اور وہ ساعت جمعہ کے دن عصر تا مغرب ایک آن کے لئے ہے یا قدرے زیادہ) اور درود پڑھنے کے لئے خاص ساعت پیر کا دن وقت صبح صادق قرآن شریف کی اس آیت سے مستفاد ہوتا ہے

﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا﴾ (۲۰)

تو سلام مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں انتقال کروں اور جس دن قبر شریف سے اٹھایا جاؤں تو حضور پیر کے دن صبح صادق کے وقت جلوہ فرما ہوئے اور پیر کے دن انتقال فرمایا اور جمعہ کے دن روز قیامت قبر شریف سے اٹھائے جائیں گے تو اہل ایمان حضور پر جمعہ کے دن روز قیامت سلام کرتے ہوئے اٹھیں گے اور حضور کے جنازے مبارک پر صحابہ کرام اور ملائکہ عظام نے درود و سلام پڑھا اور حضور کی ولادت کے وقت ملائکہ نے پڑھا اور انہیں کی اقتدا میں قیامت تک پڑھا جائے گا اور درود شریف ہر دن ہر وقت جتنا زیادہ کریں دین و دنیا کے منافع حاصل ہوں گے اور درود شریف رحمت الٰہی کا حصول ہے بوسیلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلیل اس حدیث کے جو مشکوۃ میں ہے جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میری روح تک پہونچا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اسے درود پڑھنے والے پر لوٹا دیتا ہوں تو اللھم صل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہوا اے میرے اللہ رحمت

۱۸۔ مشکوۃ شریف، باب الجمعۃ، الفصل الثالث

۱۹۔ بحوالہ مسلم شریف

۲۰۔ پارہ ۱۶، سورہ مریم، آیت ۳۳

کاملہ اتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ تعالیٰ اس دعا سے رحمت کاملہ حضور پر اتارتا ہے حضور اس رحمت کو درود پڑھنے والے پر لوٹا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دیتا ہے اور وہ ہمیں دیا کرتے ہیں حدیث میں آیا

انما انا قاسم و اللّٰہ یعطی (۲۱)

اللہ دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں تو جو بدبخت وسیلہ ہی کا منکر ہوا اس کو درود پڑھنے سے کیا فائدہ اور اس کو رحمت الٰہی کے حصول کا ذریعہ کیا باقی رہا تو وہی محروم ہے اور شقی ہے اور یہی ہے منافق اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ اپنے قصیدہ نعتیہ میں فرماتے ہیں

انت الذی لما توسل آدم من زلة بك فاذا هو اباك

ترجمہ: آپ وہ ہیں جب آدم نے آپ سے توسل کیا تو وہ کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے باپ ہیں

وبك الخليل دعا فعادت ناره بردا وقد خمدت بنور سناكا

یعنی اور آپ سے توسل کیا ابراہیم علیہ السلام نے تو ان کی آگ گلزار ہوگئی

ودعاك ايوب نصر مسه فازيل عنه الضرّ حين دعاكا

یعنی اپنی مصیبت میں حضرت ایوب نے پکارا آپ کو تو مصیبت دور کردی گئی آپ کو پکارنے سے

تو جب ہم شکر کو پہچان گئے کہ وہ تعظیم و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ان پر درود و سلام پڑھنا اور ان کی قدر و منزلت کرنا ہے تو ناشکری کیا ہے اس کی ضد ناشکری ہے تو قرآن شریف فرماتا ہے

﴿ اَلْقِيَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ۞ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴾ (۲۲)

ڈال دو دوزخ میں ہر بڑے ناشکرے کو جو مناع للخیر ہے ہر بڑے ناشکرے کو تو جو ناشکر ہے یعنی اللہ کے محبوب کی قدر و منزلت نہیں کرتا ہے اس کے اندر تم یہ صفت بھی دیکھو گے کہ وہ معاند بھی ہوگا اور عناد بھی رکھے گا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناع للخیر خیر کا بہت بڑا روکنے والا یہ مضمون پہلے ثابت ہو چکا کہ خیر ہیں محمد رسول اللہ تو مناع للخیر محمد مصطفیٰ کے نام پاک اور آپ کی ذات پاک سے بہت بڑا روکنے والا معتد سرکش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواضع کرنے والا نہیں۔ بلکہ سرکشی

۲۱۔ بخاری، مسلم، مشکوۃ کتاب العلم

۲۲۔ پارہ ۲۶، سورہ ق، آیت ۲۴۔۲۵

کرنے والا تو متنبہ ہو جائے کہ ناشکرا وہ ہے جو تعظیم و محبت رسول سے خالی ہو۔

﴿ولا تجد اکثرھم شاکرین﴾

جب میں لوگوں کو بہکاؤں گا تو بہت لوگوں کو تو اپنا شکرگزار نہ پائے گا

اور نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دلوں میں ہوتا ہے وہ حدیث یاد کیجئے جو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی اور مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں موجود ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھیں

﴿هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشٰبَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ﴾ (۲۳)

یعنی اللہ وہ ہے کہ جس نے اے محبوب آپ پر یہ کتاب قرآن شریف اتارا اس میں سے کچھ آیتیں محکمات ہیں کہ وہ اصل کتاب ہیں اور کچھ آیتیں متشابہات ہیں فاما الذین فی قلوبھم زیغ تو وہ لوگ جن کے دلوں میں زیغ ہے تو دلوں میں زیغ ان کے ہے جن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ان کے دلوں میں زیغ ہے یعنی عداوت رسول ہے کجی ہے اتباع کرتے ہیں آیات متشابہات کا فتنہ کے چاہنے کے لئے تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم دیکھو جب ان لوگوں کو جو آیات متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو پہچان لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن شریف نے یہ کہا کہ ان کے دلوں میں زیغ ہے ان سے بچو ان سے دور رہو۔ آیات متشابہات کیا ہیں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں جن آیات سے یہ گمان ہوتا ہے اہل زیغ کو کہ حضور کا مرتبہ کم ہے وہ آیات متشابہات ہیں اس مضمون کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج شریف میں لکھا ہے کہ آیات متشابہات وہ آیات ہیں کہ اہل زیغ کو گمان ہوتا ہے جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی کمی کا اور پھر ان آیات کی فہرست بھی دیتے ہیں تو لکھتے ہیں کہ ووجدک ضالا فھدی ....انما انا بشر مثلکم یہ آیات متشابہات میں سے

۲۳۔ پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۷

ہیں تو اب جو کوئی ان آیات متشابہات کی پیروی کرتا ہے فتنہ کے چاہنے کے لئے (نجدیت اور نفاق پھیلانے کے لئے (تو حضور حکم دیتے ہیں کہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں زیغ ہے یعنی ان کے دلوں میں عداوت واہانت رسول ہے جو ضد ہے محبت رسول کی ان کے دلوں کے اندر عناد ہے کفران ہے ان کے دلوں میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ان کی عظمت ونعت پاک نہیں تو ان سے بچو اور ان سے دور رہو۔ یہ مضمون کہا جا رہا ہے جن کے دلوں میں ہوتی ہے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی عظمت تو وہ دل ھـذا البلد الأمين کے مصداق ہوا کرتے ہیں ذکر اللہ جو دلوں میں ہوتا ہے اس کی ضد زیغ جو ان دلوں میں ہوتا ہے جو فتنہ برپا کرنے کے لئے آیات متشابہات کی پیروی کرتے ہیں ان کے دلوں میں ہوتا ہے شر ناشکری عناد سرکشی تکبر ان کے دلوں میں ہوتا ہے، شیخ نجدی شیطان دیو تو جن کے دلوں میں شیخ نجدی اور دیو بند ہے وہ تعظیم رسول کے منکر ہیں اس کی تفصیل وتشریح سورہ بلد کی تفسیر میں دیکھئے۔

اطمینان قلب

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب آگاہ ہو جاؤ ذکر اللہ سے اطمینان قلب ہوتا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے اطمینان قلب ہوتا ہے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی نے عرش کو پیدا فرمایا تو عرش پر تحریر فرمایا لا الــه الا اللــه تو عرش اس نام کی عظمت سے اور ہیبت سے لرزنے لگا اور کانپنے لگا تو حق تعالی نے عرش پر لکھا محـمـد رسـول الله فسکن تو ٹھہر گیا اور دوسری حدیث ہے قـلـوب المؤمنين عرش اللہ تعالی ایمانداروں کے دل عرش الٰہی ہیں تو جب ایمان داروں کے دل عرش الٰہی ہیں تو عرش پر اللہ تعالی لا الہ الا اللہ لکھتا ہے تو لرز جاتا ہے کانپ جاتا ہے یعنی مرد مومن کا دل کانپ جاتا ہے لرز جاتا ہے پھر جب اس مرد مومن کے دل پر محمد رسول اللہ لکھتا ہے فسکن ٹھہر جاتا ہے سکون پاتا ہے جسے قرآن شریف فرماتا ہے تطمئن القلوب دل مطمئن ہو جاتے ہیں نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اور آپ کی رحمت سے تو یہ ہے وہ خیر اور یہ ہے قلب شاکر اور یہ ہے الا بـذکر اللہ تطمئن القلوب ذکر اللہ سے اطمینان قلب ہوتا ہے اور اطمینان اس شخص کو ہوتا ہے جس شخص

کوکوئی پریشانی جسے کوئی خوف رنج وغم نہ ہو جسے کوئی تکلیف ہے یا کوئی بھی پریشانی ہے دشمنوں سے خوف ہے کوئی رنج وغم ہے یا کوئی مقدمہ ہے اسے کس طرح اطمینان قلب ہوسکتا ہے تو معنی یہ ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے اوران پر درود سلام کے پڑھنے سے بیماریاں مصیبتیں اور بلائیں اور آفتیں دفع کردی جاتی ہیں تو اس وجہ سے آدمی کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے الا متنبہ ہوجاؤ آگاہ ہوجاؤ کہ اگر اطمینان قلب تم کو حاصل کرنا ہے تو نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینے سے یہ اطمینان قلب حاصل ہوگا کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک باعث ہے دفع بلا کا (جس بدنصیب کو درود تاج کے پڑھنے پر یوں اعتراض ہے کہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دافع بلا کہا گیا ہے اس سے دفع بلا پھر کیسے ہوگا) اور اطمینان قلب اس کو تعبیر کرتا ہے قرآن شریف

﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (۴۴)

انہیں کوئی خوف نہیں اور غم نہیں ظاہر ہے جنہیں کوئی خوف اور غم نہ ہوگا انہیں کو اطمینان قلب ہوگا تو یہ فرمانا قرآن شریف کا ہے کہ اطمینان قلب نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے اور پھر فرماتا ہے

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

آگاہ ہوجاؤ اللہ والوں کو اولیاء اللہ کو خوف وغم نہیں ہوتا ہے۔

یعنی ان کا قلب مطمئن ہوتا ہے اور قلب کا اطمینان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد پڑھنے سے ہوتا ہے تو معلوم ہوا اولیاء اللہ وہ ہوتے ہیں جو درود پڑھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور درجات ولایت کے بہت ہوا کرتے ہیں اپنے اپنے درجہ کے لائق درود پڑھنے والا اللہ کا ولی ہے اللہ کا دوست ہے تو خوف اللہ سے ہے اور رجاء محمد رسول اللہ سے ہے اور ایمان نام ہے خوف ورجاء کا خوف متعلق لا الہ الا اللہ کے ہے اور رجاء متعلق محمد رسول اللہ کے ہے تو وہ جو غلامی محمد رسول اللہ میں درجہ کمال کو پہونچتے ہیں تو یہ وہ ہیں قرآن ان کے لئے فرماتا ہے لاخوف علیہم ان کے لئے خوف نہیں تو نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجاء ہے (تو اللہ تعالیٰ سے رجاء محض ہے اس کی مغفرت ورحمت کی بوسیلہ محمد رسول اللہ وشفاعت محمد رسول اللہ بغیر آپ کے وسیلے کے اور شفاعت رب تعالیٰ سے خوف محض ہے تو اولیاء اللہ کو

۴۴۔ پارہ ۱۱، سورہ یونس، آیت ۶۲

رجاء ہوتی ہے اولئك يرجون رحمت سے یہ میری رحمت کے امیدوار ہیں اور وہ ان جیسے نہیں جن کے لئے فرمایا اولئك لا يرجون رحمة الله یہ میری رحمت (رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے شفاعت کے امیدوار نہیں (منکر ہیں) اور ان کے لئے صفت آئی (لاخوف علیہم کی) اور جب نام محمد رسول اللہ ﷺ کے اثرات کسی دل کے اوپر پوری طرح آجاتے ہیں۔ (تو وہ دل زندہ ہوجاتا ہے) بدلیل اس آیت کے

﴿فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (۲۵)

دیکھو تم آثار رحمت الٰہی کی طرف (بارش کی طرف) کس طرح مردہ زندہ کردیتی ہے اور حدیث میں آیا ہے مثلی کمثل غیث کثیر میری مثال بہت زیادہ بارش کی مثال ہے تو وہ مصداق ہوجاتا ہے لاخوف علیهم ولا هم يحزنون کا ان کو خوف نہیں ہے اور وہ غم نہیں کرتے پھر وہ لوگ کہ جو نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اور قدر کو اور آپ کی شان جمال وجلال کو نہیں پہچانتے ہیں اور اہل ایمان کے اوپر طعن کرتے ہیں ارجا ان کو مرجیہ کہتے ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ میں خوارج خارجی اہلسنت پر طعن کرتے ہیں ارجاء کا اہل بدعت اہل سنت کو ارجاء کا الزام لگایا ہی کرتے ہیں تو الحمد للہ اہل سنت ہم ہیں اور ہم پر یہ الزام لگانے والے اہل بدعت ہیں (بدعت کے معنی ہیں درحقیقت نئے عقیدے والے نئے دین والے جیسا حضرت شیخ نے تحریر فرمایا کہ وہ بدعتی ہیں اور اس کی تفصیل ہمارے رسالہ بدعت سنت میں پڑھئے جو زیر طبع ہے پھر آگے قرآن شریف ارشاد فرماتا ہے

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾

وہ اولیاء جن کی شان یہ ہے کہ انہیں خوف وغم نہیں وہ جو ایمان لائے اور تھے کہ اللہ سے ڈرتے تھے اور ذکر کیا گیا ہے (تفسیر آیہ کریمہ) وازلفت الجنة للمتقين کے رسالہ میں) کہ تقویٰ نام ہے ادب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ایمان لاتے تھے اور ادب کرتے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ یتقون کے معنی ہوتے ہیں ﴿وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ کی تفسیر الدرر السنیہ میں ملاحظہ فرمائیں

۲۵۔ پارہ ۲۱، سورہ روم، آیت ۵۰

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾

خوشخبری کیا ہے

لھم البشری کا۔لھم خاص انہیں کے لئے بشری ہے کہ یہ حصر کے واسطے آیا ہے تقدیم ما حقہ التاخیر فائدہ دیتی ہے حصر کالھم البشری بشری خاص ان ہی کے لئے ہے ان کے غیر کے لئے نہیں دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کو بدلنا نہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے (جو درود و سلام پڑھنے والوں کے لئے ہے) تو بشری کیا ہے جو خاص ہے اولیاء اللہ کے لئے جن کے لئے فرماتا ہے لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یہ ترجمہ ہے تطمئن القلوب کا اور تطمئن القلوب کس کے لئے آیا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنی جو نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے گا اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا (بشفاعت و برکت و رحمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی اسے کوئی خوف اور غم نہ ہوگا لہم البشری تو انہیں کے لئے بشری ہے دنیا و آخرت میں جو نام محمد رسول اللہ ﷺ لیتے ہیں اور ان پر درود و سلام پڑھتے ہیں تو وہ بشری کیا ہے جو ان کے لئے خاص ہے ان کے غیر کے لئے نہیں یہ چند احادیث سے معلوم ہوگا۔

خویصرہ نجدی

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں ہیں یہ حدیث بخاری شریف میں ہے مسلم و ابن ماجہ میں بھی ہے غنائم کو تقسیم فرمارہے ہیں ایک بنی تمیم نجدی نے جس کا نام ذوالخویصرہ ہے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ انصاف کیجئے آپ انصاف نہیں کررہے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر اور حضرت خالد نے عرض کیا یارسول اللہ اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردیں حضور ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو کہ اس کی اولاد سے اس کے گروہ سے آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھوگے اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے لیکن دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے سیماہم التحلیق ان کی علامت سر مونڈانا ہے تو بنی تمیم ہے وہ شخص ذوالخویصرہ حضور فرماتے ہیں اس

کی اولاد سے آخر زمانہ میں تو کتاب التوحید کا مصنف پیدا ہوا سن ۱۱۱۱ھ میں جو بانی ہے مذہب دیوبندیت اور وہابیت کا وہ اسی کے اولاد یا قبیلہ سے ہے وہ بھی بنی تمیم سے ہے اور جب اس نے اپنے مذہب کو ایجاد کیا تو لوگوں کے سروں کو مونڈوا دیا کرتا تھا یہاں تک کہ عورتوں کے سروں کو بھی منڈوا دیا کرتا تھا تو حضور فرماتے ہیں ان کی نمازوں کو اپنی نمازوں سے حقیر سمجھو گے دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ نہیں لوٹیں گے دین میں یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹے (۲۶) دوسری حدیث میں یوں آیا کہ اس نے کہا پورا کیجئے یارسول اللہ اپنے وعدے کو جو آپ مجھ سے کر چکے ہیں تو حضور نے فرمایا ابشر بشری کو قبول کر بشارت کو قبول کر تو بولا یہ تو بہت مرتبہ کہہ چکے ہیں تو حضور نے اپنا مونھ اس کی طرف سے پھیر لیا اس نے بھی حضور سے پشت کر لی حضور نے فرمایا ردالبشری اس نے بشری کو رد کر دیا لوٹا دیا فاقبلا انتما تو تم دونوں یعنی حضرت بلال اور حضرت ابوموسیٰ اشعری ان سے کہتے ہیں تم دونوں اس کو قبول کر لو وہ کہتے ہیں قبلنا یارسول اللہ ہم نے اسے قبول کر لیا یارسول اللہ یہ محل عمل کا ہے جس چیز کو اہل نجد نے قبول نہیں کیا حضور ان دونوں سے کہتے ہیں تم قبول کر لو۔ وہ دونوں کہتے ہیں ہم نے قبول کیا تو ہمیں بھی کہنا چاہئے جس بشریٰ کو اہل نجد نے قبول نہیں کیا قبلنا یارسول اللہ قبلنا یارسول اللہ قبلنا یارسول اللہ (اپنی زبان سے کہہ لینا چاہئے) ہم نے اسے قبول کر لیا یارسول اللہ تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں ہاتھ دھوئے چہرہ مبارک دھویا اور اس میں کلی کر دی اور کہا اس پانی کو تم دونوں پی لو اور اپنے چہرے اور سر پر ڈال لو۔ حضرت ام سلمہ نے کہا (پردے میں سے) مجھے نہ بھول جانا تو ان کو بھی وہ پانی دیا گیا تو یہ کیا چیز ہے جو حضور ﷺ نے ان کو دی تبرک دیا معلوم ہوا بشریٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے جس کے یہ منکر ہو گئے دوسری حدیث اسی بخاری میں ہے کہ اہل نجد کا وفد حضور کی خدمت میں آیا حضور ﷺ ان سے کہتے ہیں اقبلوا البشری یا بنی تمیم اے بنی تمیم بشری کو قبول کر لو بولے لایئے دیجئے کیا دیتے ہیں حضور ﷺ کے چہرے میں ناراضی کا اثر دیکھا گیا اس کے بعد اہل یمن کا وفد آتا ہے حضور کہتے ہیں اقبلوا البشری یا اہل یمن اذلم یقبلوا ہا بنی تمیم بشری کو تم قبول کر لو اے اہل یمن جب کہ اسے بنی تمیم اہل نجد نے قبول نہیں کیا وہ عرض کرتے ہیں قبلنا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس کو

۲۶۔ الدرر السنیہ دیکھئے

قبول کرلیا یا رسول اللہ ہمیں بھی کہہ لینا چاہئے کہ اس قسم کا کہنا نفع عظیم رکھتا ہے اور صحابہ کے ساتھ متابعت ہے بشری کیا ہے بشری ہے شفاعت محمد رسول اللہ ﷺ بشری ہے غلامی محمد رسول اللہ ﷺ بشری ہے برکت محمد رسول اللہ ﷺ تو بشری ہے مغفرت علامان محمد رسول اللہ کے لئے یہ خاص ہے ان ہی کے لئے آیۂ کریمہ قل یا عبادی بغور پڑھنے سے معلوم ہوگا۔

تو یہ وہ بشارتیں ہیں یہ وہ خوشیاں ہیں جن کو انھوں نے قبول نہیں کیا ہم نے قبول کرلیا قرآن کہتا ہے لہم البشری خاص انہیں کے لئے بشریٰ ہے ان کے غیر کے لئے نہیں حدیث نے بتایا کہ اس بشریٰ کو قبول نہیں کیا ہے اہل نجد نے اور ذوالخویصرہ تمیمی کی اولاد معنوی نے (اور یہ ہیں دیوبندی مودودی غیر مقلد وہابی) شیخ نجدی کے اتباع اور اس کی ذریت نے جس بشریٰ کو قبول نہیں کیا لہم البشریٰ وہ بشریٰ ان کے لئے ہے بھی نہیں وہ اللہ کے ولیوں اور دوستوں کے لئے ہے جنہیں کوئی خوف اور غم نہیں جن کا دل تطمئن القلوب کے مصداق ساکن و مطمئن ہے

اللهم صل على سيدنا مولانا محمد وعلى ال سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

﴿فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ﴾ (۲۷)

بشارت حاصل کرو خوشی مناؤ اس بیعت پر جو تم رسول سے کر چکے ہو یعنی اقرار غلامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشیاں حاصل کرو کہ یہ وہ بشریٰ ہے جو خاص ہمارے ہی لئے ہے اور اس بشریٰ کو بھی نجدی نے ردالبشریٰ کے مصداق رد کردیا۔ قبول نہیں کیا تو الحمد للہ

الله رب محمد صل عليه وسلما نحن عباد محمد صل عليه وسلما

مزید خوشخبری

بشریٰ کا اور بشارت کا ذکر قرآن شریف فرماتا ہے

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ (۲۸)

خوش خبری دے دو بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں یہ کہ ان کے واسطے قدم صدق ہے

۲۷۔ پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۱۱

۲۸۔ پارہ ۱۱، سورہ یونس، آیت ۲

ان کے رب کے پاس ان کے رب کے حضور ونزدیک اس آیت کی شرح وتفسیر میں حضرت علامہ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم متوفی ۵۰۰ھ میں شفا شریف کے اندر زید بن اسلم اور حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ شفاعت فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدری سے ہے کہ قدم صدق سے مراد شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

تو خوش خبری دیجئے اہل ایمان کو کہ ان کے لئے قدم صدق ان کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت مقرب ہونا اور آپ کا شفاعت فرمانا اور آپ کی شفاعت کا مقبول ہونا نہایت درجہ خوشی اور مسرت اور بشارت ہے تو یہ اہل ایمان کے لئے ہے منکرین شفاعت کے لئے نہیں منکرین شان محبوبیت رسول کے لئے نہیں یہ خوشی و بشارت ان کے لئے ہے جو ایمان لائے اور جو ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کے اوپر درود وسلام پڑھا کرتے ہیں جو ان کو اپنا وسیلہ سمجھتے ہیں جن کی رب تعالیٰ کے یہاں شنوائی ہے جن کی شفاعت مقبول ہے اور جو اس کے لئے ماذون ہیں وہ رب تعالیٰ کے بہت بڑے مقرب ہیں کہ اتنا مقرب کوئی دوسرا نہیں ہے اور ان کا یہ مرتبہ ہے کہ محبوبیت کی ان کی وہ شان ہے کہ رب تعالیٰ سے جو عرض کریں گے بمصداق اس حدیث شریف کے کہ لئن سألتنی لاعطینہ مجھ سے جو بھی مانگے میں ضرور دوں گا تو یہ بڑی بشارت وخوشخبری ہے اہل ایمان کے لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے ہیں اس کے رب کے حضور یعنی شفاعت فرمائیں گے ہماری تو جو شفاعت رسول کا منکر ہوگا اور ان کی محبوبیت ومرتبہ وجاہت کا منکر ہوا کہ اس وجاہت ومحبوبیت کی وجہ سے ان کی شفاعت قبول ہے تو جس نے اس کو رد کیا اس نے بشریٰ کو رد کیا قبول نہیں کیا تو الحمدللہ ہم بشریٰ کو قبول کر رہے ہیں قرآن شریف میں آیا

﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (۲۹)

کہہ دو اے محبوب اے میرے غلامو! یعنی اے غلامان محمد ﷺ حضرت مولانا روم نے تحریر فرمایا ہے کہ (بندہ خود خواند احمد در شاد جملہ عالم را بخواں) قل یا عباد اپنا بندہ کہہ کر رسول خدا نے یا

۲۹۔ پارہ ۲۴، سورہ زمر، آیت ۵۳

عبادی کہہ کر قرآن میں پکارا ہے اور مشکوٰۃ شریف کی دو حدیثوں میں آیا ہے ایک حضرت اسماء بنت زید سے ہے اور ایک حضرت ثوبان سے جو ولی ہیں (غلام آزاد کردہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں حدیثوں کا مضمون متقارب ہے سنا میں نے کہ فرمار ہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا وهو لا یبالی﴾

تو یہاں حضور آیت نہیں پڑھ رہے ہیں اگر یہ آیت پڑھتے ہوئے تو قل سے شروع کرتے ترجمہ ہو رہا ہے اے میرے غلاموں جنہوں نے گناہ کئے ہیں اللہ کی رحمت رحمۃ للعالمین سے نا امید نہ ہو اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اسے کچھ پرواہ نہیں تو یہ فرمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے فرمان و اجازت سے ہے قل یعنی کہہ دو جس کے کہنے کا حکم ہے حضور کہہ رہے ہیں کہ جو میرا غلام ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ غفور ہے رحیم ہے مگر یہ خاص عبادی کے لئے غلامان محمد رسول اللہ کے لئے ہے جس نے غلامی رسول اللہ کو رد کر دیا اس نے مغفرت و رحمت الٰہی کی بشریٰ کو رد کر دیا ﴿انه هو الغفور الرحیم﴾ غفور رحیم ہے گناہوں کو بخش دیتا ہے رحیم رحمت والا ہے تو معنی غفور رحیم کے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتا ہے اپنی رحمت سے اور رحمت ہیں رحمۃ للعالمین تو معنی ہوئے شفاعت محمد رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے اس خوش خبری کے لئے نحن عباد محمد صل علیه و سلما کا اقرار بہت ضروری ہے یہ وہ نعمت ہے جس کے لئے قرآن شریف میں آیا

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا﴾ (۳۰)

کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہوں نے بدل دیا اللہ کی نعمت غلامی محمد رسول اللہ کو ناقدری سے اور یہ ہے اللہ کا وہ احسان جس کو قرآن شریف میں فرمایا ہے

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا﴾ (۳۱)

۳۰۔ پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۲۸

۳۱۔ پارہ ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۶۴

اللہ نے بہت احسان فرمایا ہے مسلمانوں پر جب کہ اس نے ان کے اندر اپنا رسول بھیجا تو بشریٰ ہے غلامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ ان کے سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے تو یاد رہے کہ غفور کے ساتھ رحیم آنا یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتا ہے بہ شفاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ خاص ہے غلامان محمد کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی مثالیں قرآن شریف میں بہت ہیں

شفاعتِ رسول

﴿فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (۳۲)

رب تعالیٰ نے کچھ کلمات آدم علیہ السلام کے دل پر القا فرمائے تو ان کلمات کے ساتھ توبہ کی بے شک رب توبہ کا قبول کرنے والا اور رحمت والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے بوسیلہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم توبہ کی تو آپ کی توبہ قبول ہوئی ایک مدت تک گریہ کرتے رہے کچھ شنوائی نہ ہوئی تو وہ جو القا ہوا ہے وہ وسیلہ جناب سرور کائنات کے متعلق ہے اور اس آیت میں تواب ورحیم کا آنا اشارہ ہے اس آیہ کریمہ کی طرف جس میں توابا رحیم آیا اور وہ اس طرح ہے

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (۳۳)

اگر وہ ظلم کریں (گناہ کریں) تو تیری خدمت میں حاضر ہوں (اے محبوب تم بھی ان کی شفاعت کرو تو پائیں گے اللہ کو تواب رحیم توبہ کا بہت زیادہ قبول فرمانے والا رحمت والا) تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے آپ سے وسیلہ کیا تو اللہ تواب رحیم ہے کہ توبہ قبول فرماتا ہے اپنی رحمت سے کہ (وہ رحمۃ للعالمین ہے) یعنی اپنے محبوب کی شفاعت سے اور ایک مثال اس آیہ کریمہ میں ہے

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ☆ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ

۳۲۔ پارہ ۱، سورہ بقرہ، آیت ۳۷

۳۳۔ پارہ ۵، سورہ نساء، آیت ۶۴

عَلَیۡھِمۡ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ﴾ (۳۴)

بیشک جولوگ چھپارہے ہیں اس چیز کو جو ہم نے اتاری صاف روشنی اور ہدایت (کنایہ ہے نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفا شریف دیکھئے) اس کے بعد کہ ہم اسے خوب واضح طور پر بیان فرما چکے یہ وہ ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور اللہ والے لعنت کرتے ہیں (جن پر یہ لعنت پڑ رہی ہے وہ یہ کہتے ہیں کسی کو برا نہ کہنا چاہئے) مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور ظاہر کردیا (جسے چھپارہے تھے یعنی نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تو یہ وہ ہیں کہ ان کی توبہ میں قبول فرماؤں گا اور میں تواب ورحیم ہوں تو یہاں تواب رحیم نے یہ اشارہ کیا کہ وہ آیت یاد کرو جو اوپر گزری ﴿ولو انهم اذ ظلموا انفسهم﴾ جب میرے محبوب کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو پائیں گے اللہ کو تواب ورحیم اس کے بغیر نہیں یعنی روضہ رسول پہ حاضر ہوں جس کی حاضری کا انکار کررہے ہیں اور اس بارے میں صحیح متواتر احادیث کا انکار کررہے ہیں الدرر السنیہ دیکھیں اور اس مختصر میں زیادہ کی گنجائش نہیں۔

اللهم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد واله واصحبه وبارك وسلم بعدد كل ذرة وقطرة وريشة وشعرة الف الف في الف الف مرة في كل لمحة اضعافا مضاعفة الى يوم القيامة اللهم مغفرة لذنوبنا وقضاء لحاجاتنا واصلاحا لاعمالنا ووقاية من شح انفسنا وكفاية عن شر اعمالنا و تحفظنا بها من جميع البلاء والبلوى الخارج من الأرض والنازل من السماء ...... بها عمن سواك اللهم اسئلك بها فرحنا بماذا وعلى ماذا ولماذا الى يقوم القيامة فى اهلنا وعيالنا واولادنا ومريدنا ومدرستنا ومسجدنا ومن معنا وفى جميع المسلمين والمسلمات الأحياء منهم والأموات اللهم اجعل بركاتها فيهم وفيهن الى يوم القيامة وصلى الله تعالى عليه خير خلقه محمد واصحبه اجمعين

مودودی صاحب کی کتاب ''اسلام کی چار بنیادی اصطلاحات''

کا تحقیقی و علمی محاسبہ

علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی

کے قلم سے

۱۔ **اسلام کا تصورِ الٰہ اور مودودی صاحب** (80روپے)

۲۔ **اسلام کا نظریۂ عبادت اور مودودی صاحب** (غیر مطبوعہ)

۳۔ **دین اور اقامت دین** (غیر مطبوعہ)

ناشر

ضیاء اکیڈمی، کراچی

بہارِ شریعت کی احادیث کا متن اور تخریج

بنام

امجد الاحادیث

ترتیب و تخریج

مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی

صفحات جلد اول:640 صفحات جلد دوم:592

معیاری جلد اور اعلیٰ کاغذ

قیمت دو جلد:-/600

ناشر

ضیاء اکیڈمی، کراچی

زیر طبع کتب

عصیدة الشهیدة
شرح
قصیدة البردة
مصنف
امام شرف الدین محمد بوصیری علیہ الرحمہ
شارح
علامہ عمر بن احمد خربوتی علیہ الرحمہ
مترجم
علامہ محمد اعظم سعیدی
ناشر: ضیاء اکیڈمی

غزوہ بدر اور شہر بدر پر بہترین معلوماتی کتاب
بدر الکبریٰ
مؤلف
الدکتور محمد عبدہ یمانی
مترجم
مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی
ناشر
ضیاء اکیڈمی

ایمان
کیسے بچائیں؟؟؟
مصنف
حضرت علامہ مفتی شہاب الدین قدس سرہ
ناشر
ضیاء اکیڈمی

تنقیدی معجزات کا علمی محاسبہ
مصنف
مولانا محمد احمد مصباحی قدس سرہ
ناشر
ضیاء اکیڈمی

ضیاء اکیڈمی، کراچی، فون: 47-2202046، موبائل: 0300-2241632

ضیاء اکیڈمی کی اعلیٰ معیاری مطبوعات

فہرست کتب 2007ء

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
۱	اسلام کا تصور الٰہ اور مودودی صاحب	مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی	85روپے
۲	مولوی اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان	مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی	90روپے
۳	ابن تیمیہ اور انکے ہم عصر علماء	مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی	100روپے
۴	تحریک تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت	مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی	70روپے
۵	فتنوں کی سرزمین نجد یا عراق؟	مولانا شریف الحق امجدی	60روپے
۶	فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی مطالعہ	مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی	70روپے
۷	مومن کی وفات	مولانا عبدالستار ہمدانی	225روپے
۸	امجد الاحادیث (حصہ اول)	مفتی ابوالحسن قادری مصباحی	300روپے
۹	امجد الاحادیث (حصہ دوم)	مفتی ابوالحسن قادری مصباحی	300روپے
۱۰	اصلاح عقائد و اعمال	علامہ مفتی نقی علی خان بریلوی	70روپے
۱۱	جہنم سے بچانے والے اعمال (اول)	علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ	350روپے
۱۲	جہنم سے بچانے والے اعمال (دوم)	علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ	زیر طبع
۱۳	جہنم سے بچانے والے اعمال (سوم)	علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ	زیر طبع
۱۴	ذکر اللہ	علامہ ابراہیم رضا جیلانی	50روپے
۱۵	بدر الکبریٰ	ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی	زیر طبع
۱۶	ایمان کیسے بچائیں؟	علامہ مفتی شہاب الدین رضوی	زیر طبع
۱۷	عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ	علامہ عمر بن احمد خرپوتی رحمہ اللہ	زیر طبع
۱۸	اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی	زیر طبع
۱۹	دین اور اقامت دین	علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی	زیر طبع
۲۰	تنقید معجزات کا علمی محاسبہ	مولانا محمد احمد مصباحی	زیر طبع

رابطہ: محمد ریاض ضیائی فون:5650683
موبائل:0300-2241632